اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

WHATSAPP CHANNEL LINK

Channel Join Now

باکس میں موجود کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

مکمل ناول

Tere Howi Jo Main

MAAN FATIMA

جی تو میں ہو مان فاطمہ میں ایک چھوٹی سی رائیٹر ہو یہ.... تحریر میری پہلی نہیں

ہے مگر پوری

PDF

میں دے رہی ہو۔

یہ کہانی جس نے مجھے دی میں اُن کی شکر گزار ہو کے مجھے اتنے قابل سمجھا۔

آپ سب سے ایک ریکویسٹ بھی ہے آپ روح آپی کے لیے دوعا بھی کرے

بیکوز وہ زندگی اور موت سے لڑ رہی ہے

اس لیے میں ان کی کہانی آپ تک پہنچا رہی ہو۔۔۔

تو شروع کرتے ہیں

تیری ہوئی جو میں شروع کے چند الفاظ روح آپی کے ہے جو انہوں نے اپنے جبی کے لئے لکھوائے تھے۔۔۔

"35 سال، 35 سال ساتھ رہنے کے۔"

Zubi Novels Zone

"35 سال، 35 سال کی دیکھ بھال۔"

"35 سال، 35 سال کا بھروسہ۔"

"35 سال، 35 سال کا عزت اور احترام۔"

"35سال،35سال آپ کے سہارے کا۔"

"35سال،35سال آپ کا مشکل اور آسان وقت میں ساتھ نبھانے کا۔"

"35سال،44سالوں کی زندگی میں 35سال

ہمارے۔"

"ویسے تو بہت کچھ ہے بتانے کو مگر شروع یہاں سے

کرتے ہیں، محبت کی داستان کو از قلم مان فاطمہ۔۔۔"

ہم 8 سال کی عمر سے ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔

"مجھے یاد ہے آپ اُس وقت مجھ سے چھوٹے قد کے تھے، اس لئے میں آپ کو چڑھانے کے لیے آپ کو "چھوٹو" کہا کرتی تھی۔"لیکن اب آپ قد میں مجھ سے لمبے ہیں۔

Zubi Novels Zone

"مگر آپ مجھے "چھوٹی" نہیں کہتے بلکہ آپ
مجھے اپنی آغوش میں "پرفیکٹ فٹ" کہتے ہیں،"

"جب میرا قد آپ کے دل سے ذرا سا اونچا ہوتا
ہے۔" وہ دل جس کے بارے میں آپ نے کبھی مجھے نہیں بتایا کہ وہ آپ نے
مجھے کب دے دیا؟

" اس وقت سے پہلے، جب مجھے 12 سال کی عمر میں ہراساں کیا گیا،"
اُس وقت سے پہلے جب ماموں مامی نے آپ کو میری تعلیم کے لیے میرے
ساتھ یو کے بھیجا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آپ نے خاص طور پر کہا تھا! "کہ آپ مجھے تحفظ دینا چاہتے ہیں "اور کبھی
میرے آنسو

دیکھنا نہیں چاہتے تھے،

"اور وہ وقت جب 6 سالہ روحانی نے اپنے
گھٹنے پر چوٹ لگائی تھی اور بے پناہ روئی تھی، اور اس سے پورا گھر تین دن تک
پریشان رہا تھا، تو آپ کو اُس وقت محبت ہو گئی تھی۔
"

ہمیں اُس وقت محبت کیا ہوتی ہے، معلوم نہیں تھا، لیکن آپ کو تب ہی محبت ہو گئی تھی۔

آپ کے جذبات کا کسی کو علم نہیں تھا، یہاں تک کہ مجھے بھی نہیں، لیکن میرے چچازاد بھائیوں اور میرے بھائیوں کو معلوم تھا۔

وہ ہمیشہ ہماری ملاقات کا راستہ بناتے رہے،

"لیکن پھر وہ ہو گیا جو کبھی سوچا نہیں تھا۔"

" میں نے ایک گلاب چھوڑ کر خود کو کانٹوں سے آراستہ کیا،اور واقعی کانٹوں سے آراستہ ہو گئی۔

"اُس نے مجھ سے محبت کی، پھر مجھے لاکھوں ٹکڑوں میں توڑ دیا۔

"ٹکڑے، جنہوں نے میری بیٹیوں کے دلوں کو بھی چیر دیااور اس کے والدین اور دادا دادی کی زندگی کو بکھیر دیا۔"

"وہ آپ کے دادا دادی بھی تھے، آپ کے بڑے پاپا اور بڑی امی بھی۔"

آپ کو بکھری ہوئی روحانی کے بارے میں بتایا
گیا، اور آپ فوراً واپس آ گئے۔

وہ زندگی چھوڑ کر، جو آپ نے خود کے لیے 13 سال سے زیادہ وقت میں بنائی
تھی۔

وہ سب چھوڑ کر واپس آئے

اُس وقت آپ کے پاس کوئی نہیں تھا، بس آپ
کی بے لوث محبت اور کام تھا جس کا آپ کو سہارا تھا۔

جب آپ واپس آئے تو میرے پاس بھی کوئی نہیں تھا۔ میں تو جیسے مر چکی تھی۔

Zubi Novels Zone

ایک زندہ لاش رہ گئی تھی آپ نے مجھے پھر سے جوڑا، میری روکتی سانسیں بحال کیں، اور مجھے زندگی دی۔

آپ نے مجھے پھر سے جوڑا، میری سانسیں

بحال کیں، میری زندگی واپس دی، اور خدا پر میرا یقین واپس دلایا۔ جو شاید ختم ہو گیا تھا۔

آپ وہ فرشتہ ہیں جسے اُپر والا بہت کم اس زمین پر بھیجتا ہے۔

نو سال لگے مجھے آپ کا بننے میں، آپ کا ہونے میں اور شادی کے ایک ہفتے بعد مکمل طور پر آپ کا ہو گئی۔

ZNZ Zubi Novels Zone

اور جب سے میں آپ کی ہوئی ہوں، میں صرف آپ کی ہوں، اس زندگی میں، اگر کوئی آخرت ہے تو اس میں بھی، جنت میں یا جہنم میں، جہاں بھی ہم جائیں گے۔

اور آپ میرے ہوں گے، ہر جگہ صرف میرے۔ مجھے آپ کا ساتھ صرف یہاں نہیں اگلی دنیا میں بھی چاہیے۔

کیا آپ میرا ساتھ دے گے؟

ہم نے قسمت کا مقابلہ کیا، آپ نے موت سے لڑائی کی جب ڈاکٹروں نے میرے بارے میں امید چھوڑ دی، اور میں نے خدا سے لڑائی کی جب آپ کے دماغ میں خون کا لو تھڑا تھا۔ وہ وقت بہت مشقل تھا مگر ہم جیت گے اور ان تمام لڑائیوں کے بعد بھی آج ہم ایک ساتھ ہیں، تمام لڑائیوں کے بعد ہم خوش ہیں، تمام لڑائیوں کے بعد ہم اپنی چھوٹی سی دنیا میں مطمئن ہیں۔

پر سکون ہیں۔ مجھے دولت نہیں چاہیے، نہ ہی میں رنگین تقریبات کی خواہش رکھتی ہوں، بس آپ کا یہاں ہونا کافی ہے، ایک گلاس آم کا شیک، فرنچ فرائز، اور آپ کے ہاتھ سے میرے پاؤں میں ایک یادو پائل۔ جو آپ مجھے خود پہنائے

ایک اور بات

.....

مجھے اچھا لگتا ہے

آپ کی آنکھوں میں میرا عقس

آپ کے ہونٹوں پر میرا نام

مجھے اچھا لگتا ہے

آپ کے ہاتھوں میں میرا ہاتھ

مجھے اچھا لگتا ہے آپ کا ہر لمس

مجھے اچھا لگتا ہے

آپ کی نرمی

آپ کا غصہ

آپ کا پیار

آپ کی آواز

آپ ساتھ آپ کا احساس

اور اب ہمارے جڑواں بچے آنے والے ہیں، میں کہنا چاہوں گی کہ مجھے معلوم ہے میری پچھلی دونوں پر گیننسیس کیسی مشکل اور جان لیوا تھیں، اسی لیے آپ نے امریکہ میں شفٹ ہونے کا فیصلہ کیا۔

لیکن میں چاہتی ہوں کے اگر کوئی مشقل وقت آجائے اور آپ کو فیصلہ یا انتخاب کرنا پڑے، اگر کوئی انتخاب کرنا پڑے تو بچوں کو چننا، کیونکہ میں ان کے ذریعے آپ کے ساتھ زندہ رہوں گی۔

ان کے ذریعے ہم ایک اور زندگی گزاریں گے۔

آپ کا حصہ، میرا حصہ۔ تیسری مہینے کی سالگرہ مبارک ہو، اور دعا ہے کہ آج کی ہم مل کر اسی طرح ایک سال کی سالگرہ بھی اسی طرح منائیں... آمین۔

"تیری جو ہوئی میں

لفظ کتنے سادہ ہیں مگر کتنے پیارے ہیں

ہماری محبت کی داستان۔ "

امید ہے آپ کو پڑھ کر اچھا لگے گا

"روح نے کارڈ پر تحریر لکھی اور ہونٹھوں سے

مس کر کے مسکراتی ہے۔"

"کچھ دنوں کے بعد راج اور روح کی شادی کی سالگرہ تھی۔ جس پر وہ اس بار کچھ الگ کرنا چاہتی تھی۔"

"عمر کے اس حصے میں بھی وہ آج بھی اتنی ہی حسین تھی جیتی پہلے شاید راج کی محبت تھی جو اسے اتنا نکھار رہے تھے۔"

"روح نے کارڈ کو دراز میں رکھا اور کمرے سے باہر نکلی کیونکہ راج کے آنے کا وقت تھا اور وہ گھر آ کر روح کو سب سے پہلے اپنی آغوش میں لینا پسند کرتا تھا۔"

روح گل ایک 44 سال کی حسین اور

خوبصورت عورت جو عمر کے اس حصے میں بھی 25,26 سال کی ہی لگتی تھی۔

"روح گل بھوری آنکھوں حسین اور پر کشش جو ہر کسی کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی تھی۔ 5 فوٹ 4 انچ قد، لمبے گھنے بال جو اس وقت کمر پر بکھرے ہوئے تھے ۔گوری رنگت جواب تھوری پیلی تھی۔روح کی قنڈیشن بھی تو کچھ ایسی تھی، مگر وہ ہر حال میں حسین تھی ایسا راج کا کہنا تھا۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے محبوب حسین نا لگے۔

پیشے کے لہاز سے ایک وقیل تھی مگر فلحال بریک پر تھی۔

" روحانی کمرے سے باہر نکلی تو سامنے ہی راج اور اس کی ایک بڑی سی تصویر تھی جس میں دونوں کی زندگی سے بھری مسکوڑ ہٹ دیکھ رہی تھی۔

وہی تو تھا جس نے اسے اور اس کی بیٹیوں کو سمبھالا تھا۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

السلام علیکم ! روح جان" ابھی روحانی تصویر دیکھ ہی رہی تھی کے راج حال میں داخل ہوتے پر جوشی سے بولا، تو روحانی نے مسکرا کے راج کو دیکھا جواب اپنی عزیز من کو اپنی آغوش میں لیے اس کے ماتھے پر بوسہ دے رہا تھا۔"
کیسا گزرا دن میری جان کا؟ معراج روحانی کی آنکھوں کا بوسہ لیتے بولا، جب کے روحانی اب بھی مسکرا کے اپنے ہمسفر کو دیکھ رہی تھی کیا تھا وہ شخص؟ زندگی کے اتنے سال گزارنے کے بعد بھی ویسا تھا، جیسا پہلے تھا۔

معراج سکندر ایک 48 سالہ خوبرں مرد ایک کابل وقیل 6 فوٹ سے نکلتا قد عمر کے اس حصے میں بھی لڑکیاں معراج سکندر پر مرتی تھی، جس پر روحانی ناراض بھی ہوتی تھی مگر راج کا کہنا تھا میری آنکھے تو صرف آپ کو دیکھنے کے لی ئے بنی ہے جس پر روحانی کھیلکھیلا دیتی تھی۔۔۔"

بہت اچ۔۔۔" باباجانی آپ آگئے۔" ابھی روحانی

بات پوری کرتی ہی کے 11 سالہ ارہا بھاگتی ای اور راج سے لپٹ گی جب کے راج نے جھکتے اسے بازوں میں اٹھایا اب ایک ہاتھ میں روح کو حصار میں لی ئے اور ارہا کو لئے صوفہ کی طرف بڑھا۔

باباکی جان کسی ہے؟

راج نے اپنی شہزادی کے سر پر بوسہ دیتے کہا۔بہت اچھا بابا جانی۔۔۔۔"کیا تھا وہ شخص

؟کیسامان تھا جو وہ دیتا تھا؟"کیا مرد ایسا

بھی ہوتا ہے؟ہاں وفا شعار مرد ایسا ہی ہوتا ہے۔

"✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧مہک اوو

مہک کدھر مر گئی ہے؟"

"کتنی بار کہا ہے منحوس لڑکی! جب میں آواز
دوں تو فوراً آجایا کر"!

شائستہ چاچی مسلسل چیخ رہی تھی، جس پر اسٹور روم میں موجود مہک نے جلدی سے سلام پڑھا تاکہ جا کر چاچی کی بات سن سکے، ورنہ آج پھر اسے مار پڑتی۔
وہ جائے نماز ایک طرف رکھ کر جلدی سے باہر بھاگی، جہاں لونگ روم میں شائستہ چاچی چائے پی رہی تھی۔

"ج۔۔۔جی چاچی، آپ نے بلایا؟" مہک نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

چاچی نے غصے میں چائے کا کپ مہک کی طرف دے مارا، جس پر مہک خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹی۔

کپ اس کے پیروں کے قریب گر کر چکنا چور ہو گیا،اور گرم چائے کے چھینٹے مہک کے دودھیا پیروں پر پڑے۔

درد سے اس کی دلخراش چیخ پورے گھر میں گونج گئی، مگر یہاں اس پر رحم کھانے والا کوئی نہیں تھا۔

"میں نے کتنی بار کہا ہے کہ میرے جاگنے کے

بعد فوراً چائے چاہیے ورنہ میرے سر میں درد شروع ہو جاتا ہے ! پھر کیوں نہیں تھی تُو؟

ہر وقت اپنے کمرے میں بیٹھی پتہ نہیں کیا کرتی رہتی ہے؟" چاچی نے غصے سے کہا۔

Zubi Novels Zone

"وہ۔۔۔ہم نماز پڑھ رہے تھے۔"

"ارے جا! بڑی آئی نمازیں پڑھنے والی ! پتہ نہیں کیا کالا جادو کرتی رہتی ہے ! پہلے اپنے ماں باپ کو کھا گئی، چچا کو بھی نہ چھوڑا! وہ بھی تجھے میرے سر پر ڈال کر مر گیا! کمینی کہیں کی !

جا، جا کر کچن کے کام کر، بڑی آئی مولانی! جو تیرا بندوبست کروں میں"!

چاچی حقارت سے بولی اور ٹی وی آن کر دیا، جبکہ مہک اپنے بہتے آنسو صاف کرتی چپ چاپ کام کے لیے چلی گئی۔

یہ تو روز کا معمول تھا،اس بے چاری پر تو پہلے دن سے ظلم ہو رہے تھے۔

مہک فاطمہ،ایک 18 سالہ نہایت حسین لڑکی تھی۔ایسا حسن کہ کوئی ایک بار دیکھے تو دیکھتا ہی رہ جائے۔

گہری سبز،کانچ جیسی آنکھیں، گھنی خم دار پلکیں، چھوٹی سی نازک ناک، گلاب کی پنکھڑیوں جیسے نرم ہونٹ، لمبے گھنے بال، دودھ جیسی سفید رنگت جیسے ہاتھ لگاؤ تو ملی ہو جائے۔

وہ بے پناہ حسین تھی، ہر کوئی اس کے حسن کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکتا تھا، مگر اس معصوم پر بے پناہ ظلم ڈھائے جا رہے تھے۔

مہک اپنے والدین کی اکلوتی اور لاڈلی اولاد تھی۔ایک چھوٹی سی شہزادی، جو اپنے امی بابا کے ساتھ ایک حسین زندگی گزار رہی تھی۔ہر چیز اسے بن کہے مل جاتی تھی، مگر ایک دن اس کی دنیا اجڑ گئی۔

ایک صبح اس کے والدین مردہ حالت میں پائے گئے۔

ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ دونوں کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا، مگر ایک ساتھ کیسے ہو سکتا تھا؟

مگر وہ ننھی جان یہ سب سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی۔

محض 9 سال کی عمر میں مہک یتیم ہو گئی۔

اور اس کے بعد اس پر نہ ختم ہونے والے ظلموں کا آغاز ہوا۔

اس کے چچا اور چاچی اس کے ساتھ نوکروں سے بھی بدتر سلوک کرتے تھے، اور وہ معصوم سہتے سہتے بڑی ہو گئی۔

اس وقت اس کا چچا ایک کار حادثے میں مر چکا تھا، اور چاچی نے اس کا الزام بھی مہک پر لگا دیا، کہ "ماں باپ کھا کر بھی سکون نہ ملا، جواب چچا کو بھی کھا گئی"!

اسی طرح معصوم مہک ایک ہفتہ پہلے 18 سال کی ہو چکی تھی۔

اب آگے اس کے ساتھ قسمت کیا کرتی ہے، یہ تو کوئی نہیں جانتا۔۔

....

تیری ہوئی جو میں از قلم مان فاطمہ۔۔۔۔۔۔۔۔

"روحانے، میرے جان! آرام سے، چاندہ، گرجاؤ گی"!

روح کی ماں، زرگل، اپنی شہزادی بیٹی کے پیچھے مسلسل اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی، جو بے فکری سے بھاگتی پھر رہی تھی۔

Zubi Novels Zone

"علی ماما، کچھ نہیں ہوتا! روح نہیں گرتی!" چھوٹی سی، چھ سالہ روحانے نے اپنی پیاری سی توتلی آواز میں کہا، جس پر زرگل کو اپنی گڑیا پر بے حد پیار آیا۔

"جی ماما، ہم بھی یہی کہتے ہیں! ہماری پرنسس نہیں گرے گی، آپ فکر نہ کریں!" روحانے کے بڑے بھائیوں اور کزنز نے اس کی طرف داری کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے، مگر دیکھنا، گرنے نہ دینا! میں اندر کام کر رہی ہوں، خیال رکھنا تم سب بہن کا، اوکے؟" زرگل نے سب کو تاکید کی۔

"اوکے، ہم نہیں گرنے دیں گے!" سب نے زور سے ایک ساتھ کہا، جس پر زرگل نے روحانے کا ماتھا چوما اور مطمئن ہو کر اندر چلی گئی، جہاں سب بڑے لونگ روم میں باتیں کر رہے تھے۔

Zubi Novels Zone

روحا نے ایک جوائنٹ فیملی میں رہتی تھی، جہاں ماحول کافی اچھا تھا۔زیادہ تر خاندان کے افراد ڈاکٹرز تھے، جس کی وجہ سے سب ایک دوسرے کو خوب سپورٹ کرتے تھے۔جوائنٹ فیملی ہونے کی وجہ سے سب بچے بھی ایک دوسرے کے ساتھ بے حد اٹیچڈ تھے۔

Zubi Novels Zone

تیری ہوئی جو میں از قلم مان فاطمہ ---

"آہھہ۔۔۔آہھہ۔۔۔"!

روحانے اپنا گھٹنا پکڑے بری طرح رو رہی تھی۔اس کے تمام کزنز اس کے ارد گرد بیٹھے اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہے تھے۔

کرسی پر بیٹھ کر پینٹنگ کرتے بارہ سالہ معراج کے کانوں میں جب روحانے کے رونے کی آواز پہنچی تو وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی طرف بھاگا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

وہاں سب کزنز روح کے گرد دائرہ بنا کر اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہے تھے، لیکن اس کے گھٹنے پر بہت بری چوٹ آئی تھی،اور خون بھی نکل رہا تھا۔

سب بڑے بھی اس کی چیخیں سنتے ہی باہر
آ گئے، مگر روحانے کسی کو اپنے قریب آنے نہیں دے رہی تھی۔

"ماما۔۔۔بہت درد ہو رہا ہے! ماما جانی، روح کو پین ہو رہی ہے"!

زر گل تو تڑپ ہی گئی، لیکن روح کسی کو اپنے گھٹنے کو ہاتھ تک نہیں لگانے دے رہی تھی۔

Zubi Novels Zone

معراج، جو کب سے آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا، آگے بڑھا اور روح کے سامنے بیٹھ گیا۔

روح نے معراج کو دیکھ کر تھوڑا سکون پایا۔

معراج نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تو دل کی ایک دھڑکن جیسے مس ہو گئی، مگر اسے اس احساس کا مطلب سمجھ نہیں آیا کہ یہ کیا تھا۔

معراج نے نرمی سے روحا نے کو بہلا یا اور بڑی احتیاط سے اس کی پٹی کر دی۔

Zubi Novels Zone

روح نے رو رو کر پورا گھر سر پر اٹھا لیا تھا۔ نازک شہزادی کو بخار ہو گیا اور پورے تین دن سب اس کی وجہ سے پریشان رہے۔

وہ اتنی نازک تھی کہ ذرا سی چوٹ پر بیمار پڑ جاتی تھی۔

مگر شاید آگے جا کر اس کی زندگی کانٹوں سے بھری ہونے والی تھی۔۔۔

کون جانتا تھا کہ قسمت نے اس کے نصیب میں انتظار کب کا لکھ دیا تھا؟

کون جانتا تھا کہ آگے کیا ہونے والا تھا؟

معراج سکندر کے دل میں اس ننھی سی جان کے لیے ایک عجیب سی ہلچل مچ چکی تھی۔

شاید وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ کیسا احساس ہے، کیوں اس کی آنکھیں روح کی تکلیف پر بھر آئی تھیں، کیوں اس کا دل ایک دھڑکن مس کر گیا تھا؟

مگر یہ تو صرف ایک معصوم لمحہ تھا، ایک پل کی بے چینی۔ قسمت نے جو کہانی لکھ رکھی تھی، اس میں انتظار کا باب بہت پہلے سے تحریر ہو چکا تھا۔

Zubi Novels Zone

نازک شہزادی کی زندگی ابھی شروع ہوئی تھی، مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے راستے میں کتنے کانٹے بچھے ہیں، کتنے طوفان آنے والے ہیں۔

اور معراج سکندر؟

وہ تو شاید ابھی خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس کا دل کب کا ایک عہد کر چکا تھا۔۔۔

تیری ہوئی جو میں از قلم مان فاطمہ

"کیا مطلب، چوٹ لگ گئی؟ تم سب کہاں مرے ہوئے تھے جب میں نے کہا تھا کہ رضوی کا خیال رکھنا؟ کہاں تھے تم سب؟

اگر اسے کچھ بھی ہوا تو تم سب کی کھال اُدھیڑ کر رکھ دوں گا، یاد رکھنا"!

آرائز تیز قدموں سے چلتا ہوا رضوی کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

جیسے ہی اسے اپنے جان سے عزیز بھائی کی چوٹ کا پتا چلا، وہ سب کچھ چھوڑ کر فوراً گھر کی طرف بھاگ آیا تھا۔

"سر، ہم سب ماسٹر کے پاس ہی تھے۔ماسٹر سو رہے تھے، تو ہم ان کے کھانے کے لیے کچھ لینے گئے تھے۔جب جاگے تو ہم نے ماسٹر کو کھلا کر دوا دے دی، مگر

جب ہم واپس آئے تو کمرے کی حالت بگڑی ہوئی تھی اور ماسٹر کا ہاتھ زخمی تھا۔ ہم نے فوراً ڈاکٹر کو بلالیا ہے، وہ آرہے ہوں گے"!

"ٹھیک ہے! مگر اگر آئندہ کوئی کوتاہی ہوئی، تو اپنی قبریں خود کھود کر رکھ لینا!" آرائز نے کمرے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا، غصے سے گھورتے ہوئے کہا، اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

کمرہ صاف کر دیا گیا تھا، مگر ایک کونے میں بُک شیلف کے ساتھ گھٹنوں کے گرد اپنے زخمی ہاتھ لپیٹے، سر جھکائے ایک وجود بیٹھا تھا۔

آرائز جیسے ہی اندر آیا، اپنے شہزادے کو اس حالت میں دیکھ کر تڑپ گیا۔

"رضوی، میرے جان"!

جو شخص باہر سب پر دھاڑ رہا تھا، کمرے میں آتے ہی اُس کا لہجہ نرم اور فکر سے بھرا ہوا تھا۔

آرائز فوراً آگے بڑھا، جہاں اس کا جان سے عزیز بھائی سہما ہوا بیٹھا تھا۔

"رضوی، میرے جان، کیا ہوا؟"

آرائزنے رضوی کا سر اس کے گھٹنوں سے نکالا تو پانی سے بھری نیلی آنکھیں دیکھ کر ٹھٹک گیا۔

"آری! آری! تم کیوں گئے؟آری! نوری کو ڈر لگتا ہے اکیلے! تم کیوں گئے؟"

آرائز کا دل چاہا کہ دھاڑیں مار کر رونے لگے۔

نورایزاس کے گلے لگ کر بچوں کی طرح رو رہا تھا،اور آرائز بے بسی سے اسے تھپک رہا تھا۔

"نہیں، میرے شیر! آری یہی تھا، تمہارے پاس، میرے جان"!

آرائز نے بہانہ بنایا، کیونکہ نوری اسے کہیں جانے نہیں دیتا تھا، اور اگر اسے پتہ چل جاتا کہ وہ باہر گیا تھا، تو وہ ایسا ہنگامہ کھڑا کر دیتا جسے کوئی قابو نہیں کر سکتا تھا۔

"جھوٹ! نہیں تھے تم! میں سویا، تو تم چلے گئے تھے! پھر وہ مونسٹر آیا... دیکھو، آری! نوری کو چوٹ بھی لگ گئی"!

نورایز نے معصومیت سے اپنے زخمی ہاتھ آگے کیا، تو آرائز نے فوراً اس کے ہاتھ چوم لیے۔

"نہیں! نہیں، میرے جان! ابھی نہیں آئے گا کوئی! میں ہوں نہ"!

آرائز کی آنکھوں میں آنسو نکل آئے تھے۔

ابھی کچھ دیر پہلے والا مغرور، سخت مزاج،اور مضبوط شخص اب اپنے بھائی کے لیے بے بس تھا، کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔

ابھی آرائز کچھ کہنے ہی والا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔شاید ڈاکٹر آچکا تھا۔

--

آرائزآدم رضوی

وہ ایک مغرور بزنس مین تھا، جسے اس کے کام کی وجہ سے سب جانتے تھے۔

چھ فٹ سے نکلتا قد، گہری بھوری آنکھیں،

کھڑی ستواں ناک، ہلکی داڑھی، بھورے بال جو نفاست سے کٹے ہوئے تھے،

اوراکتیس سالہ بھرپور مردانہ وجاہت کا شہکار!

مگراُس کی دنیا کا سب سے قیمتی شخص کا چھوٹا بھائی نورِایز آدم رضوی تھا۔

نوریز آدم رضوی

نوریز آدم رضوی!

گورا رنگ، کھڑی مغرور ناک، گھنی مڑی ہوئی پلکیں، بھورے بال جو کندھوں تک آتے تھے، چھ فٹ سے نکلتا قد، اور فٹ جسم، جو شاید مسلسل جم کرنے کی وجہ سے بنا تھا۔

مگر سب سے سحر انگیز چیز اس کی سمندر جیسی نیلی آنکھیں تھیں، جو ایک بار دیکھتا تو دیکھتا ہی رہ جاتا!

وہ تیس سال کا تھا، مگر ایک حادثے کی وجہ سے ذہنی طور پر ایک بچہ بن چکا تھا۔

آرائز نے بہت کوشش کی تھی کہ وہ صحت یاب ہو جائے، مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔

"ڈاکٹر! یہ ریکور کیوں نہیں ہو رہا؟ اتنے سال ہو گئے ہیں!" آرائز نے تپتے لہجے میں پوچھا۔

"سر، دیکھیں، ان کے دماغ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے، یہ اتنی آسانی سے ٹھیک نہیں ہو سکتے۔"

"تو پھر کیا حل ہے؟" آرائز نے الجھن سے پوچھا۔

"سر، میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ ان کی شادی کروا دیں۔

اگر یہ اپنے پارٹنر کے ساتھ رہیں گے، جو ہر پل ان کے ساتھ ہو گی، ان کا خیال رکھے گی، تو چانس ہے کہ یہ ٹھیک ہو جائیں۔"

ڈاکٹر نے کہا، پھر نور ایز کو دیکھ کر سکون کا ایک انجکشن لگا دیا۔

"میں کل دوبارہ آکر پٹیاں بدل دوں گا"!

یہ کہتے ہوئے ڈاکٹر اپنا سامان سمیٹ کر کمرے سے باہر نکل گیا،اور آرائزا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بے بسی سے اپنے بھائی کو دیکھنے لگا،جو سب سے بے خبر، معصومیت سے سو رہا تھا۔۔۔

تیری ہوئی جو میں از قلم مان فاطمہ

ZNZ Zubi Novels Zone

یہ وقت کا کام ہے کہ وہ گزرتا جائے،اور وہ گزر رہا تھا۔

آٹھ سالہ روحانی اپنے کزنز کے ساتھ مل کر

راج کو تنگ کر رہی تھی۔ سب اس کے قد کی وجہ سے مذاق بنا رہے تھے کیونکہ اس کا قد روحانی سے چھوٹا تھا۔ شاید وہ تھوڑا کمزور تھا، جس کی وجہ سے اس کی نشوونما صحیح سے نہیں ہو رہی تھی۔

"آرے چوٹو! آجو، ہمارے ساتھ کھیلو"!

روحانی نے ہمیشہ کی طرح شرارت سے اسے چوٹو کہا، جو اس کے لیے چڑنے والی بات تھی۔ باقی سب کزنز بھی ہنسی مذاق کر رہے تھے،

مگر دلچسپ بات یہ تھی کہ روحانی کے علاوہ کوئی بھی راج کو چوٹو کہنے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔

وجہ؟اس کا غصہ!

راج بہت غصیلہ تھا،اس کے غصے سے سب کزنز ڈرتے تھے۔

مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ اس نے کبھی بھی روحانی پر غصہ نہیں کیا،نہ ہی اس سے اونچی آواز میں بات کی تھی۔

دو سال میں،راج کے دل میں روحانی کے لیے محبت اور بھی بڑھ گئی تھی۔

چودہ سالہ راج نہیں جانتا تھا کہ کیوں وہ روحانی کو کچھ بھی کہہ نہیں پاتا تھا؟

شاید وہ کہنا ہی نہیں چاہتا تھا...

تیری ہوئی جو میں از قلم مان فاطمہ --..

دوسری طرف...

"اوہ مہک! یہ لے، کپڑے پہن اور تیار ہو جا"!

مہک، جو کچن میں صفائی کر رہی تھی، چچی کے ہاتھ میں کپڑے دیکھ کر حیران رہ گئی۔

"ک، ک... کیوں چچی جان؟ مجھے کیوں تیار ہونا ہے؟ کیا کہیں جانا ہے؟"

مہک نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔اس کا دل کسی ان ہونی کا اشارہ دے رہا تھا۔

"تیرا نکاح ہے"!

چچی کی زبان سے یہ لفظ سن کر مہک کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔

"ایک شخص نے تیرے لیے اچھی قیمت دی ہے،

Zubi Novels Zone

شکر کر کہ وہ نکاح کر رہا ہے، ورنہ میں تو تجھے ویسے بھی اس کے حوالے کر دیتی"!

یہ الفاظ ایسے تھے جیسے کسی نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو!

آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح گرنے لگے۔

"یااللہ! یہ میرے ساتھ ہی کیوں؟"

اس کے دل سے ایک ہوک سی نکلی۔

اور قسمت؟

وہ دور کھڑی اس معصوم کی معصومیت پر محض مسکرا رہی تھی

تیری ہوئی جو میں از قلم مان فاطمہ...

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا فاز، میں کیا کروں؟"

Zubi Novels Zone

آریز اس وقت اپنے اسٹڈی روم میں اپنے دوست فاز کے ساتھ موجود تھا، جو نورِایز کے بارے میں سن کر فوراً پہنچ آیا تھا۔

"دیکھ آری جگر، میں کہتا ہوں تُو ڈاکٹر کی بات مان لے۔

دیکھ نا، تُو کتنی جگہوں پر نوری کا علاج کروا چکا ہے، یہ بھی کر کے دیکھ لے"!

فاز نے آریز کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

آریز اپنا سر ہاتھوں میں گرائے بہت بے بس لگ رہا تھا۔

"مگر... کون میرے رزوی کا خیال رکھے گی؟

کون میرے رازوی کو سنبھالے گی؟"

آریز نے مایوسی سے کہا۔

"تُو جانتا ہے ہمارے سرکل میں ایسی لڑکی ملنا ناممکن ہے جو صرف پیسوں کے پیچھے نہ ہو۔

اور میں نوری کے معاملے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا"!

یہ سن کر فاز سوچ میں پڑ گیا، پھر بولا:

"تو میں کب کہہ رہا ہوں اپنے سرکل میں دیکھ؟

ہم کسی لوئر کلاس فیملی میں دیکھ لیتے ہیں۔

دیکھ، ہم ان کو پیسے دیں گے، وہ لڑکی نوری کا خیال بھی رکھے گی اور تیرے آگے منہ بھی نہیں اٹھائے گی"!

"مگر اتنی جلدی لڑکی کہاں سے ملے گی؟

فاز، تُو میرا دماغ خراب کر رہا ہے"!

آریز جھنجھلا کر بولا۔

"سمجھ، مل گئی"!

فاز نے فوراً کہا۔

"دیکھ، میری بہن کی ایک دوست ہے مہک۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کے ماں باپ نہیں ہیں، اور اس کی چچی بہت ظالم اور لالچی عورت ہے۔ مجھے پتہ ہے وہ مہک کو گھر سے نکالنے کے چکر میں ہے۔

اگر تُو کہے تو میں وہاں بات کروں؟

لڑکی بہت اچھی ہے، ہمارے نوری کا بہت خیال رکھے گی، فکر نہ کر"!

آریز ایک پل کے لیے خاموش رہا، پھر گہرا سانس لیتے ہوئے بولا:

"ہاں ہاں، تُو بات کر! اگر میر ارازوی ٹھیک ہو گیا تو میں اس لڑکی کو نوٹوں میں تول دوں گا! بس... میر ارازوی ایک بار ٹھیک ہو جائے

تیری ہوئی جو میں از قلم مان فاطمہ "...

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

مہک جو کچھ سن رہی تھی، چچی کے بے دردی سے کلائی مروڑنے پر سسک اٹھی تھی۔

"ق... قبول ہے!"

مہک نے شکست خوردہ ذہن کے ساتھ تین بار قبول ہے کہا۔

یہ کیسا کھیل تھا قسمت کا؟ اسے ایک انجان شخص کے نام کر دیا گیا، جسے وہ جانتی تک نہ تھی۔

پوری زندگی اسے کیسے گزارنی تھی؟

کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

سن ہوتے ذہن کے ساتھ وہ اپنی سوجھی آنکھوں سے اپنی چچی کو دیکھنے لگی، جو کسی لالچی درندے کی طرح چیک وصول کر رہی تھی۔

ایک کاغذ کے ٹکڑے کے بدلے اس کی زندگی کا فیصلہ ہو چکا تھا... کتنی عجیب بات تھی نا؟

"اللہ... اور کتنے امتحان ہیں میرے؟"

"اٹھو لڑکی، چلو! تمہیں تمہارے شوہر کے پاس چھوڑ دوں"!

مہک ابھی سن ہی رہی تھی کہ آریز کی رعب دار آواز گونجی، جس پر مہک نے اوپر دیکھا۔

آریز نے اس کی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھیں تو لمحہ بھر کو پشیمان ہوا۔

اسے تو کسی میچور لڑکی کی توقع تھی، مگر یہ تو بہت چھوٹی لگ رہی تھی... مگر وہ مجبور تھا۔

"اٹھو بچی، جاکر اپنے کمرے میں آرام کرو"!

آریز نے مہک کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

مہک نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے اور خاموشی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آریز نے قدم نورایز کے کمرے کی طرف بڑھا دیے۔

مہک کو لے کر آریز جیسے ہی کمرے میں آیا، وہ حیرت زدہ رہ گئی۔

یہ ایک شاندار کمرہ تھا، جیسے کسی محل کا حصہ ہو!

Zubi Novels Zone

سیاہ اور سنہری رنگ کی دلکش آرائش، نفاست اور وقار سے بھرا ماحول، سب کچھ انتہائی خوبصورت تھا۔

"نورایز، دیکھو! تمہاری پرنسس آگئی"!

مہک جو ابھی کمرے کی شان وشوکت دیکھ رہی تھی، آریز کی آواز پر پلٹی۔

کھڑکی کے پاس ایک قد آور وجود کھڑا تھا، جو چاند کو دیکھ رہا تھا۔

مہک کی نظریں اس پر جم گئیں۔اس کی پشت مہک کی طرف تھی، مگر اس کے مضبوط جسم کی جھلک ہی اپنی مثال آپ تھی۔

نور ایز کو جم کرنا بہت پسند تھا، جب وہ کچھ بہتر محسوس کرتا، تو اپنا زیادہ تر وقت جم میں گزارتا۔

یہی وجہ تھی کہ وہ عام مریضوں سے مختلف تھا۔

مہک کو یوں تاکنے کی مہلت زیادہ نہ ملی،

کیونکہ آریز نے اسے بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا، اور وہ خاموشی سے جا کر بیٹھ گئی۔

"آری، تم کہاں تھے؟ تمہیں پتہ ہے نا، میں تمہیں مس کرتا ہوں! نوری کو اکیلا کیوں چھوڑتے ہو؟"

کھڑکی کے پاس موجود وجود ایک بچے کی طرح لپٹ کر آریز سے بولا، تو مہک چونک کر اس کی طرف دیکھنے پر مجبور ہو گئی۔

آنکھیں پھاڑ کر اس حسین شہزادے کو دیکھنے لگی، جو بچوں کی طرح جانے کیا کیا بول رہا تھا...

Zubi Novels Zone

جبکہ آریز نے صرف ایک نظر اس کے فق چہرے کو دیکھا، پھر دوبارہ نظر اٹھا کر نہیں دیکھا اور خاموشی سے بلیک صوفے پر جا بیٹھا۔

تب مہک کو اصل حقیقت سمجھ آ گئی!

"اتنی جلدی میرا نکاح کیوں کیا گیا؟"

"مجھے یہاں بندی بنا کر لایا گیا ہے"!

"مجھے ایک دماغی مریض کے ساتھ باندھ دیا گیا ہے"!

"اللہ! اتنی بڑی آزمائش؟"

مہک کے دل میں شدید درد اٹھا۔

مسلسل رونے کی وجہ سے اس کا سر پھٹ رہا تھا۔

دو دن کی بھوک بھی برداشت سے باہر ہو رہی تھی!

"واہ آری! یہ کتنی پیاری ہے! بلکل گلاس ڈول (شیشے کی گڑیا) کی طرح"!

مہک ابھی اپنے درد میں ڈوبی ہوئی تھی کہ اس کے قریب ابھرتی آواز پر ہوش کی دنیا میں واپس آگئی!

نورایز نیلی آنکھوں سے اشتیاق سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"بلکل، مگر یہ گلاس ڈول اب میرے نوری کی ہے! نوری کے پاس ہی رہے گی"!

آریز نے نرمی سے نورِایز کے کھلے بال پیچھے کر کے جوڑے کی شکل میں باندھتے ہوئے کہا، تو نیلی آنکھوں میں روشنی چمک اٹھی!

"ریئلی آری؟ یہ میری ہے؟"

نورِایز نے حیرت سے پوچھا، تو آریز اپنے بھائی کو اتنا خوش دیکھ کر مسکرا دیا۔

"ہاں،اور تمہیں پتہ ہے،ابھی تمہارا نکاح ہوا ہے،تو یہ تمہاری برائیڈ ہے،جو تمہارے پاس رہے گی،تمہارا خیال رکھے گی"!

آریز نے تفصیل سے بتایا۔

"ہی ڈول!مائی سیلف نورِایز آدم رزوی"!

نورِایز نے شرارتی انداز میں ہاتھ ہلا کر کہا،اور پھر حیرت سے بولا:

"تم میری برائیڈ ہو؟تم کتنی چھوٹی ہو"!

نورایز نے معصومیت سے کہا، تو مہک کے دل کی دھڑکن لمحے بھر کے لیے رک سی گئی۔

وہ انتہائی حسین تھا، اور اس کی نیلی آنکھیں کسی کو بھی ڈبو سکتی تھیں!

Zubi Novels Zone

مہک، جسے لوگ ہمیشہ سراہتے تھے، خود کو نورایز کے سامنے بہت کمزور محسوس کر رہی تھی۔

"تمہارا نام کیا ہے گلاس ڈول؟

تمہاری آنکھیں کتنی پیاری ہیں! بالکل گرین روبیز (سبز جواہرات) کی طرح!

واہ"!

نورایز نے دلچسپی سے مہک کی آنکھوں کے قریب اپنی آنکھیں کرتے ہوئے کہا۔

مہک گھبرا کر پیچھے ہوئی، اور ہکلاتے ہوئے بولی:

"م... مہک فاطمہ"!

Zubi Novels Zone

"بیوٹیفل! مگر تم نے غلط نام لیا، گلاس ڈول"!

نورایز نے معصومیت سے کہا:

"تمہارا نام مہک فاطمہ تھا، مگر اب تم نورایز کی ہو! تو تمہارا نام ہو گا مہک نورایز آدم رازوی! اوکے؟"

نورایز نے مہک کے قریب ہوتے ہوئے آریز کی طرف دیکھا، جو اپنے بھائی کے نارمل رویے پر حیران تھا!

کیونکہ نورِایز کسی بھی عورت کو اپنے قریب نہیں آنے دیتا تھا!

اور اب...

وہ ایک ہی بیڈ پر آرام سے بیٹھ کر باتیں کر رہا تھا!

"جی بالکل، میرے جان! آپ صحیح کہہ رہے ہیں"!

آریز نے نورِ ایز کے ماتھے پر بوسہ دیا،اور پھر مہک پر ایک گہری نظر ڈالتے ہوئے بولا:

"اچھا چلو،اب تم اپنی ڈول سے باتیں کرو، میں اپنے کمرے میں جارہا ہوں"!

یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا،جبکہ مہک کو اب بھی اپنی قسمت پر یقین نہیں آرہا تھا!

"بیوٹی فل، تم بہت پیاری ہو، میں ٹچ کرلوں؟"

نوریز کی بچوں جیسی خواہش پر مہک کو کچھ عجیب سا لگا، مگر آگے ہو کر اس کے قریب آئی تو نوریز کی آنکھیں چمک اٹھیں۔اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور مہک کے نرم و نازک گالوں پر پھیر دیا۔

مہک کے پورے وجود میں کرنٹ سا دوڑ گیا، مگر اس نے آنکھیں بند کر لیں، اپنے محرم کا پہلا لمس محسوس کر رہی تھی۔

"واہ، تمہارے گال کتنے سوفٹ ہیں، بلکل پین کیک جیسے۔"

نوریز نے مہک کے گال کھینچ کر کہا، تو مہک نے آنکھیں کھولیں۔

سبز آنکھیں نیلی آنکھوں سے جا ٹکرائیں۔

دونوں طرف آج شور سا برپا ہوا تھا۔

"تمہاری عمر کیا ہے، لٹل ماؤس؟"

نوریز نے مہک کے کان سے بھاری جھمکے اتارتے ہوئے پوچھا۔

مہک جو پہلے ہی کنفیوز تھی، درد ہونے پر رک گئی۔

Zubi Novels Zone

"اٹھارہ سال"...

مہک ہکلائی تو نوریز کے ہاتھ وہیں رک گئے۔

اس نے ایک نظر مہک کو دیکھا اور پھر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

نوریز کے اتنے قریب ہونے پر مہک کے جسم کا سارا خون جیسے چہرے پر جمع ہو گیا تھا۔

نوریز کو یہ منظر بے حد بھا رہا تھا۔

سفید قمیض شلوار میں نوریز، بھوری شال جو ایک طرف سے زمین پر گر رہی تھی، لمبے بال جو جوڑے میں بندھے تھے مگر کچھ آوارہ لٹیں ماتھے کو چوم رہی تھیں۔

"یہ ڈریس بہت ہیوی ہے، تم چھوٹی سی ہو، باڈی میں پین ہو جائے گا، جاؤ چینج کر لو۔"

نوریز نے اٹھتے ہوئے کہا، تو مہک جو اسے غور سے دیکھ رہی تھی، فوراً سیدھی ہو گئی۔

"اف، یہ کیا ہے؟ آری سے کہا تھا مجھے لڑکیوں والا دوپٹہ نہیں لینا، پھر بھی پہنا دیا۔ دیکھو نا، لٹل ماؤس، یہ کتنا اریٹیٹنگ ہے"!

نوریز نے مہک سے کہا، جو باتھ روم کی طرف جا رہی تھی۔ واپس پلٹی اور نوریز کے پاس آئی۔

"آپ تھوڑا نیچے جھکیں۔"

مہک نے جھجکتے ہوئے کہا۔

نوریز چونکہ کافی لمبا تھا اور مہک اس کے مقابلے میں بہت چھوٹی، اس لیے وہ اس کے سامنے جھک گیا۔

مہک نے ہچکچاتے ہوئے اس کی چادر اس کے گلے میں درست کی، جبکہ نوریز پلکیں جھپکاتے ہوئے مہک کو دیکھ رہا تھا۔

مہک پیچھے ہوئی تو نوریز خوشی سے آئینے کے سامنے جاکر بچوں کی طرح خود کو دیکھنے لگا۔

مہک وہیں کھڑی اپنی انگلیاں مروڑنے لگی۔

نوریز، جو آئینے میں خود کو دیکھ رہا تھا، فوراً اس کے پاس آیا۔

"کیا ہوا، لٹل ماؤس؟ کچھ چاہیے؟"

"وہ... میرے پاس کپڑے نہیں ہیں"...

کہتے ہی مہک رونے لگی۔ نوریز پریشان ہو گیا۔

"ہائے، لٹل ماؤس، رو تو نہیں، اچھا سنو، تم میرے کپڑے پہن لو، میرے پاس بہت سارے کپڑے ہیں۔

تمہیں پتہ ہے، آری میرے لیے بہت سارے کپڑے لاتا ہے، تم میرے کپڑے پہن لو، ہم صبح کچھ کر لیں گے، ٹھیک ہے نا؟"

نوریز نے اسے اپنے ساتھ ڈریسنگ روم میں لے جاتے ہوئے کہا۔ وہاں ہر طرح کی چیزیں موجود تھیں، نئے کپڑے، جوتے، گھڑیاں، پرفیومز اور جانے کیا کیا۔

مہک سب دیکھتی رہ گئی۔

نور یز نے آگے بڑھ کر ایک بلیک نائٹ سوٹ نکالا، مگر پھر اسے واپس رکھ دیا۔ دو تین اور دیکھے، پھر آخر میں ایک بلیک اور گرے کمبی نیشن والا نائٹ سوٹ مہک کو تھما دیا، جبکہ سب سے پہلا والا سوٹ وہ خود اٹھا چکا تھا۔ شاید آج اسی کا پہننے کا دل تھا۔

"یہ پہنو، میرے پاس ماؤس والا نائٹ سوٹ نہیں ہے، ورنہ میں تمہیں وہ پہننے دیتا، لیکن کوئی بات نہیں، میں کل منگوالوں گا، پھر تم ماؤس والا پہن لینا، ابھی یہ پہنو، دیکھو یہ میرے والے کے ساتھ میچ کر رہا ہے۔

چلو، تم فریش ہو جاؤ، میں بھی چینج کر لیتا ہوں۔"

(کچھ وقت بعد)

مہک کپڑے بدل کر باہر آئی تو نور ریز کے کپڑے اسے کافی بڑے تھے۔

سلیوز کو تین چار بار موڑا گیا تھا، لینتھ گھٹنوں تک جا رہی تھی، جبکہ ٹراوزر کو بھی فولڈ کیا ہوا تھا۔

مہک خود کو عجوبہ ہی سمجھ رہی تھی۔

وہ الجھن میں باہر نکلی تو نوریز کو صوفے پر بیٹھے پایا، جو بار بار اپنے لمبے بال پیچھے کر رہا تھا اور منہ بنا رہا تھا، شاید چینج کرتے وقت بال بکھر گئے تھے، جس کی وجہ سے وہ پریشان تھا۔

"کیا ہوا آپ کو؟"

مہک نے اپنی الجھن بھلاتے ہوئے نوریز سے پوچھا۔

نوریز نے غصے میں اوپر دیکھا اور اگلے ہی پل پورے کمرے میں اس کی ہنسی گونجنے لگی۔

"ہاہاہا! تم کتنی فنی لگ رہی ہو، بونی ہو تم"!

نوریز ہنستے ہوئے صوفے سے نیچے قالین پر لیٹ گیا۔

مہک، جو یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ نارمل ہے، اسے اس طرح ہنستے دیکھ کر مایوس ہو گئی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

"سسکی"...

نوریز، جو ہنسی جا رہا تھا، مہک کے رونے پر چونک گیا۔

"ہائے، لٹل ماؤس، کیا ہوا؟"

نوریز فوراً اٹھ کر مہک کے پاس آیا، مگر وہ اور زور سے رونے لگی۔ نوریز بوکھلا گیا۔

"دیکھو، میں تو مذاق کر رہا تھا، دیکھو، میں نے کان بھی پکڑ لیے، سوری! تم بونی نہیں ہو، تم کیوٹ سی بنی ریبٹ ہو، وہ بھی سفید والی"!

نوریز مہک کو گلے لگا کر خود بھی روتے ہوئے بولا، جبکہ مہک اس کے یوں گلے لگانے پر ساکت ہو گئی۔

"دیکھو، میں نے جان بوجھ کر نہیں کہا، میں پاگل ہوں نا، تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں کیا کررہاہوں، تم میری بات پر دکھی مت ہو، لٹل ماؤس، میں نے تمہیں ہرٹ کرنے کا مطلب نہیں دیا"!

نوریز روتے ہوئے مہک سے کہہ رہا تھا۔

مہک ایک دم سے چپ ہوئی جانے کیوں اسے نوریز کا خود کو پاگل کہنا اچھا نہیں لگا تھا۔

"آپ پاگل نہیں ہیں، آپ کو کس نے کہا کہ آپ پاگل ہیں؟"

مہک نے نوریز کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو سب کہتے ہیں، تمہیں پتہ ہے، لٹل ماؤس، جب آری سامنے نہیں ہوتا تو میڈز باتیں کرتی ہیں، پھر مجھے اچھا نہیں لگتا تھا، میں جان کے تو نہیں کرتا تھا نا، مگر سب باتیں کرتی تھیں، تو میں نے آری سے کہہ کر سب کو نکلوا دیا، اسی لیے میں کسی کو نہیں بلاتا، سب مطلبی ہیں...

لیکن تم نے مجھے کچھ نہیں کہا، تم واقعی میری اینجل ہو، اب نہیں رونا، نوری کو تمہاری آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگتے، اوکے؟"

نوریز آگے بڑھا، مہک کے آنسو صاف کیے، پھر پیچھے ہوا۔

"چلو، سوتے ہیں، مجھے بہت نیند آرہی ہے، اوپر سے یہ بال... اففف، تنگ کر رہے ہیں، دیکھونا"!

مہک مسکراتے ہوئے آگے بڑھی، نوریز کے بال اپنے ربن سے باندھ دیے، اور دونوں بیڈ پر جا کر سو گئے۔

نوریز آنکھیں بند کیے لیٹا تھا، جب کچھ دیر بعد مہک کی گہری سانسیں سنائی دیں۔

شاید دن بھر کی تھکن کی وجہ سے وہ گہری نیند میں جا چکی تھی۔

نوریز نے آنکھیں کھولیں، جھک کر قریب سے مہک کے ایک ایک نقش کو دیکھا—— گھنی پلکیں، چھوٹی سی ناک، دودھ جیسا سفید رنگ، گلاب جیسے ہونٹ...

دل بغاوت کرنے لگا، اور دل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نوریز جھکا، مہک کی سانسیں اپنی گرفت میں لے لیں، مگر صرف چند لمحوں کے لیے۔

"ویلکم ٹو ڈیولز لائف، لٹل ماؤس"!

نوریز نے اس کے کان میں سر گوشی کی، ماتھے پر محبت کی پہلی مہر ثبت کی، اور اپنے حصار میں لے کر نیند کی وادیوں میں کھو گیا

....

وقت کسی کے لیے نہیں رُکا تھا، پر لگا کر اُڑ گیا۔

چار سال بیت گئے، سب بچے اب ٹین اتج میں داخل ہو چکے تھے۔

کچھ بڑے کزنز اپنے کریئر بنانے کے لیے بیرونِ ملک جا چکے تھے، اور جو باقی رہ گئے تھے، وہ بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھنے میں مصروف تھے۔

وقت کے ساتھ ساتھ معراج کے دل میں روحانے کے لیے محبت مزید گہری ہو چکی تھی۔

یہ صرف معراج نہیں، بلکہ سب ہی محسوس کر چکے تھے—گھر کے بڑے، چھوٹے، حتیٰ کہ روحان کے بہن بھائی اور کزنز بھی۔

یہی وجہ تھی کہ وہ اکثر معراج اور روحانے کے لیے موقع بنانے کی کوشش کرتے، تاکہ وہ ایک دوسرے کے قریب آ سکیں۔

مگر محبت کے ان کہے جذبات کی طرح، یہ کوششیں بھی خاموش تھیں—— کوئی بھی کھل کر کچھ نہیں کہتا تھا۔

شاید وہ کسی خاص وقت کے انتظار میں تھے، مگر وہ وقت کبھی آنا ہی نہیں تھا۔

روحان ایک حسین اور معصوم سی لڑکی تھی، مگر قسمت نے اس کے ساتھ ایک بہت بڑا ظلم کر دیا تھا۔

ایک دن، کسی نے اس کے ساتھ بد تمیزی اور ہراسمنٹ کی کوشش کی تھی۔

وہ لمحہ اس کی زندگی میں ایک خوفناک دھچکا تھا، ایک ایسا سایہ جو اس کی شخصیت پر چھا گیا تھا۔

اس واقعے نے روحان کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑا تھا، جس کے بعد وہ بہت زیادہ سہمی سہمی رہنے لگی تھی۔

باہر جانے سے ڈرتی تھی، اجنبی نظروں سے خوف محسوس کرتی تھی۔

وہی روحان، جو پہلے ہنستی، بولتی اور زندگی سے بھرپور تھی، اب کسی نامعلوم خوف کے سائے میں دب چکی تھی۔

یہ سب دیکھ کر معراج کا دل ٹوٹ جاتا تھا۔

وہ خود کو ہر پل قصوروار ٹھہراتا، یہ سوچ کر کہ وہ روحان کی حفاظت نہیں کر سکا، اسے وقت پر نہیں بچا سکا۔

وہ اپنی بے بسی پر کڑھتا، خود کو سزا دیتا۔ اسے ایسا لگتا تھا جیسے اس کی ناکامی نے روحان کو اس حال تک پہنچا دیا ہو۔

گھر کے باقی افراد بھی اس تبدیلی کو محسوس کر رہے تھے۔

سبھی پریشان تھے، مگر روحان کو سنبھالنے اور اس کا اعتماد بحال کرنے کے لیے کون، کب، اور کیسے قدم بڑھائے گا—یہ سوال سب کے ذہن میں تھا۔ معراج کے دل میں یہ بوجھ دن بدن بڑھتا جا رہا تھا، اور اسے اب بس ایک ہی فکر تھی: کیا وہ کبھی روحان کو اس خوف سے نکال سکے گا؟ کیا وہ اسے دوبارہ وہی خوشحال، بے فکر لڑکی بنا سکے گا جو وہ کبھی تھی؟

مگر شاید اس کے سوالوں کا جواب وقت کے پاس بھی نہیں تھا

....

وہ آدمی زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا کانپ رہا تھا، اس کے ہاتھ جڑے ہوئے تھے، آنکھوں میں خوف کے سائے لرز رہے تھے۔

" ڈیول! خدا کے لیے مجھے معاف کر دو

...

میں نے کچھ نہیں کیا، میں بے قصور ہوں"!

کمرے میں اندھیرا تھا، صرف ایک ہلکی سی روشنی اس شخص کے چہرے پر پڑ رہی تھی، جہاں پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔

سامنے کھڑا وجود مکمل سیاہ ہڈی میں چھپا ہوا تھا، مگر اس کی نیلی آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔

وہ ایک قدم آگے بڑھا، فرش پر جُھکتے ہی چیخوں کی آواز گونج اٹھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ڈیول کے ہاتھ میں چمکتی ہوئی چاقو کی دھار خوفناک حد تک قریب آچکی تھی۔

اس نے آدمی کے چہرے کو سختی سے دبوچا،اُس کی آنکھوں میں جھانکا اور ایک زہریلی مسکراہٹ بکھیری۔

"معافی؟ڈیول کبھی معاف نہیں کرتا"!

اچانک تیز دھار چاقو کی نوک آدمی کی انگلی پر چلی گئی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

چیخیں کمرے کی دیواروں سے ٹکرا کر واپس پلٹیں، لیکن ڈیول کے چہرے پر ایک بھی تاثر نہیں بدلا۔

وہ آہستہ آہستہ چاقو کی دھار کو اس کی انگلی سے نیچے گھسیٹنے لگا، خون کی سرخی ہر طرف پھیلنے لگی۔

"یہ... یہ تم کیا کر رہے ہو؟ خ-خدا کے لیے مجھے چھوڑ دو"!

ڈیول نے ایک طنزیہ قہقہہ لگایا، پھر جھک کر اُس کے کان کے قریب سرگوشی کی: "تمہیں معلوم ہونا چاہیے تھا... جو ڈیول کے اصول توڑتا ہے، اُس کا انجام ہمیشہ دردناک ہوتا ہے"!

یہ کہتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے چاقو کی دھار کو آدمی کی ہتھیلی میں گاڑ دیا۔

چیخوں نے اندھیرے کمرے میں وحشت بھر دی، لیکن ڈیول کے لیے یہ صرف ایک معمولی کھیل تھا... ایک ایسا کھیل، جس کا اختتام ہمیشہ خون میں ہوتا تھا !

Zubi Novels Zone

چیخوں کی بازگشت ابھی باقی تھی جب ڈیول نے خون میں بھیگی چاقو نکالی اور اسے آدمی کے چہرے کے قریب لایا۔

اس کے نیلی آنکھوں میں وحشت نہیں تھی، بس ایک سرد مہری تھی جو سامنے والے کے جسم میں کپکپی دوڑا رہی تھی۔

آدمی کی سانسیں بے ترتیب ہو چکی تھیں، تکلیف اور خوف نے اس کی قوتِ برداشت توڑ دی تھی۔ وہ التجا کر رہا تھا، مگر ڈیول کے چہرے پر ایک سفاک مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

ZNZ Zubi Novels Zone

"بس... پلیز... مزید نہیں!" وہ کراہتے ہوئے بولا، اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر خون میں گھلنے لگے۔

ڈیول نے آہستہ آہستہ اپنا چہرہ قریب کیا، اس کی سانس آدمی کے کان کے قریب محسوس ہو رہی تھی۔ پھر وہ مدھم، مگر زہریلی آواز میں بولا، "یہ تو ابھی شروعات ہے"...

اچانک، ڈیول نے میز پر رکھے چمٹے کو اٹھایا اور اسے جلتے ہوئے کوئلوں پر رکھ دیا۔

دھواں اٹھنے لگا، لوہے کا رنگ سرخ پڑ گیا۔ وہ آدمی کی آنکھوں کے سامنے چمٹا لہراتے ہوئے بولا، "دھوکہ دینے والوں کا انجام ہمیشہ بھیانک ہوتا ہے!"

پھر، ایک جھٹکے سے، ڈیول نے گرم چمٹا اس کی کلائی پر رکھ دیا۔ جلی ہوئی جلد کی بو ہوا میں پھیل گئی، اور اس کے ساتھ ہی آدمی کی وحشیانہ چیخیں دیواروں سے ٹکرا کر لرزنے لگیں۔ وہ تکلیف سے تڑپ رہا تھا، لیکن ڈیول کے لیے یہ بس ایک سزا تھی——ایسی سزا جو وہ ہر اُس شخص کو دیتا تھا جو اس کے راستے میں آنے کی جرات کرتا۔

"یہ درد... یہ تکلیف... یاد رکھو، اگلی بار تمہیں موقع بھی نہیں ملے گا"!

آدمی کی آنکھیں نیم بے ہوشی میں جا چکی تھیں، جسم جھٹکوں میں تھا، مگر ڈیول نے ابھی فیصلہ نہیں کیا تھا کہ وہ زندہ رہے گا یا مرے گا... شاید یہ فیصلہ اس کی اگلی چیخ پر ہونا تھا!

آدمی کی سانسیں مدھم ہو رہی تھیں، مگر درد کی شدت نے اسے مکمل بے ہوش ہونے نہیں دیا۔

ڈیول نے اس کی بکھری ہوئی حالت کو دیکھا، پھر ایک گہری سانس لی اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

اُس کے ہاتھ میں اب بھی خون میں بھیگا چاقو تھا، اور آنکھوں میں ایک عجیب سا سکون چھایا ہوا تھا—جیسے اسے کسی کی اذیت سے تسکین مل رہی ہو۔

"اب بھی لگتا ہے کہ تم بے قصور ہو؟" ڈیول نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے پوچھا،

اس کی آواز میں ایک سرد طنز تھا۔

Zubi Novels Zone

آدمی نے لرزتے ہوئے سر اُٹھایا،اُس کی آنکھوں میں بے بسی تھی۔

"م-میں... میں نے کچھ نہیں کیا، قسم سے! کسی نے تمہیں غلط بتایا ہے!" وہ درد کے مارے ہانپتے ہوئے بولا،اس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔

ڈیول نے ایک زہریلی مسکراہٹ بکھیری۔ "غلط بتایا؟" اس نے چاقو کو اپنی انگلی پر گھمایا، پھر آہستہ آہستہ آدمی کے زخموں پر چلا دیا۔ "تو کیا یہ سب مذاق ہے؟"

آدمی کی چیخیں دوبارہ کمرے میں گونجنے لگیں، اس کا جسم لرز رہا تھا، مگر ڈیول کو اس کا کوئی خیال نہ تھا۔

وہ تو بس اپنے اصولوں کا پکا تھا—— اور اس کا اصول کہتا تھا کہ دھوکہ دینے والے کے لیے رحم کی کوئی جگہ نہیں۔

"میں تمہیں ایک موقع دے سکتا ہوں..." ڈیول نے ایک لمحے کے لیے چاقو روک دیا، آدمی کی طرف جھکتے ہوئے سرگوشی کی، "بس مجھے وہ نام بتا دو، جس کے لیے تم نے یہ سب کیا"!

آدمی نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا، مگر اس کی ہچکیاں بڑھ چکی تھیں۔ "نہیں... میں... میں نہیں بتا سکتا"!

ڈیول نے آنکھیں سکیڑیں، پھر ایک جھٹکے سے اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر پیچھے کھینچا۔ "غلط جواب"!

Zubi Novels Zone

پھر، اگلے ہی لمحے، اس نے آدمی کی انگلی پکڑ کر پورے زور سے مروڑ دی۔ایک بھیانک آواز آئی، جیسے کوئی ہڈی ٹوٹ گئی ہو، اور پھر ایک بھیانک چیخ پورے کمرے میں گونج اٹھی۔

آدمی کی آنکھوں میں اندھیرا چھانے لگا، وہ مسلسل بے ہوش ہونے اور ہوش میں رہنے کے درمیان جھول رہا تھا۔

Zubi Novels Zone

ڈیول نے ایک گہرا سانس لیا، پھر اس کے کان میں سرگوشی کی: "میں وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتا... تمہارے پاس زیادہ وقت نہیں بچا"!

اب فیصلہ آدمی کے ہاتھ میں تھا—یا تو وہ وہ نام بتادیتا، یا پھر ڈیول کی سفاکیت کی اگلی حد کو دیکھنے کے لیے تیار رہتا!

آدمی کی سانسیں بھاری ہورہی تھیں، درد کی شدت نے اسے نیم مردہ کردیا تھا، مگر ڈیول کے چہرے پر ابھی تک وہی زہریلی مسکراہٹ تھی۔ اس نے آدمی کے بکھرے وجود کو دیکھا، جیسے سوچ رہا ہو کہ اسے کیسے ختم کیا جائے—آسانی سے یا اذیت دے کر؟

ڈیول نے چاقو کو انگلیوں پر گھمایا، پھر اچانک آدمی کی گردن پر رکھا۔ "آخری موقع دے رہا ہوں... نام بتادو!"

آدمی کی آنکھیں نیم وا ہوئیں، سانس اکھڑ رہی تھی۔"م-مجھے...کچھ نہیں پتا..." اس کی آواز سرگوشی سے بھی مدھم تھی، جیسے زندگی کا آخری لمحہ قریب ہو۔

ڈیول نے ایک لمبا سانس لیا، پھر چاقو کی دھار کو آہستہ آہستہ اس کی گردن پر دبایا۔ایک لمحے کے لیے خاموشی چھاگئی،اور پھر...ایک جھٹکے سے،ڈیول نے چاقو چلادیا!

ZNZ
Zubi Novels Zone

خون کا ایک تیز فوارہ نکلا،دیوار پر چھینٹیں بکھر گئیں،اور آدمی کا جسم جھٹکوں میں تڑپنے لگا۔اس کی آنکھیں حیرت اور خوف میں جمی رہ گئیں، جیسے اسے یقین نہ آیا ہو کہ اس کا وقت واقعی ختم ہو چکا ہے۔چند سیکنڈز بعد،اس کا وجود ساکت ہو گیا——موت ہمیشہ کے لیے اس پر حاوی ہو چکی تھی۔

ڈیول نے خون میں بھیگی چاقو کو اپنی ہڈی کے آستین سے صاف کیا، پھر ایک نگاہ مردہ جسم پر ڈالی۔ "فضول وقت ضائع کروایا..." اس کی آواز میں کوئی جذبات نہیں تھے، بس ایک سرد بے حسی تھی۔

پھر، اس نے دروازے کی طرف قدم بڑھائے اور پیچھے کھڑے اپنے خاص آدمی کو دیکھا——وہی جو ہمیشہ اس کے کام کو مکمل کرتا تھا۔

"اسے ٹھکانے لگا دو!" ڈیول نے مدھم مگر سخت لہجے میں حکم دیا، پھر ایک لمحے کے لیے رکا اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولا، "اور اس بات کا دھیان رکھنا... کوئی ثبوت نہ بچے"!

اس کا خاص آدمی سر جھکا کر حکم کی تعمیل کے لیے آگے بڑھا، جبکہ ڈیول ایک سائے کی طرح رات کے اندھیرے میں غائب ہو گیا، جیسے وہ کبھی وہاں موجود ہی نہ تھا۔

....

وقت کسی کے لیے نہیں رکتا، نہ ہی کسی کے دکھ میں ٹھہرتا ہے۔

ایک اور سال گزر گیا، مگر روحنا ے وہیں کی وہیں کھڑی رہی —— بند گلی میں، جہاں نہ کوئی راستہ تھا اور نہ کوئی امید۔ اب وہ تیرہ سال کی ہو چکی تھی، مگر اُس کی آنکھوں میں وہی پرانی اداسی تھی۔

وہ واقعہ، وہ دن، وہ سایہ... سب کچھ آج بھی اس کے ذہن میں تازہ تھا۔

ہر یسمت نے اُس پر گہرا اثر چھوڑا تھا۔ وہ ہنستی کھیلتی بچی اب چپ چاپ ہو گئی تھی۔ نہ کسی سے ملتی، نہ بات کرتی۔

جیسے خود کو ایک قید میں ڈال لیا ہو، جہاں سے نکلنا ممکن نہیں۔ اتنی کم عمری میں وہ اپنی عمر سے کئی گنا بڑی لگنے لگی تھی۔

بلکل خاموش ہو گئ تھی۔

ZNZ Zubi Novels Zone

زر گل اپنی بیٹی کو یوں کھویا کھویا دیکھ کر تڑپ جاتی۔ اسے وہ دن یاد آتا جب روحنا ے گھر میں چہکتی پھرتی تھی، اور آج... آج وہ مکمل خاموش ہو چکی تھی۔

"ہم کیا کریں، بھائی؟ روحناے نارمل نہیں ہورہی..." روح کے بابا نے بے بسی سے اپنے بھائی کو دیکھا، جو خود بھی گہری سوچ میں تھا۔

"میں کہتا ہوں، ہم انہیں یو کے عالم بھائی کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ اس طرح ماحول بھی بدلے گا، اور یہ اپنی تعلیم بھی مکمل کر لے گی۔
"

یہاں سے جائے تو شاید آگے بڑھ سکے۔۔۔

یہ سنتے ہی زرگل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"مگر میں کیسے اپنی پھول سی بچی کو خود سے دور بھیج دوں؟"اُس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

بھائی وہاں کون خیال کرے گا؟

"اکیلی نہیں... معراج بھی جائے گا اس کے ساتھ۔

ویسے بھی وہ اپنے بڑے امی ابو کے پاس جانا چاہتا ہے۔"بھائی نے تسلی دی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

زرگل کے لیے یہ فیصلہ آسان نہیں تھا۔ایک ماں کے لیے اپنی اولاد کو خود سے دور بھیجنا قیامت سے کم نہیں ہوتا، مگر وہ جانتی تھی کہ روحناے کو اس سائے سے نکالنے کے لیے یہ ضروری تھا۔

اگر راج جائے گا تو پھر ٹھیک ہے بھائی۔

"ہاں تو پھر، بچوں کو بھیجنے کی تیاری کرو،" بھائی نے فیصلہ سنا دیا۔

دوسری طرف...

روحنا دبے قدموں معراج کے کمرے میں آئی۔

وہ ایک کتاب ہاتھ میں لیے کچھ یاد کر رہا تھا جب روحنا کی دھیمی آواز نے

اُسے چونکا دیا۔

"تم میرے ساتھ اپنی تعلیم چھوڑ کر کیوں جارہے ہو،

راج؟"

معراج نے کتاب بند کی اور گہری نظروں سے اُس کی طرف دیکھا۔

کیوں نہیں جاسکتا کیا۔ معراج نے سوال کیا۔

مگر پھر بھی۔۔

"کیونکہ مجھے تمہاری حفاظت کرنی ہے۔پہلے نہیں کر پایا، مگراب ضرور کروں گا،"اُس کا لہجہ مضبوط تھا، جیسے کوئی عہد کر رہاہو۔

"مگر تمہارے دوست، تمہارا خواب؟ تمہاری منزل؟" روحنا ے کی آنکھوں میں سوال ہی سوال تھے۔

"میری منزل وہی ہوگی جہاں تم محفوظ رہو، روحنا نے۔" معراج کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ روحنا ے مزید کچھ نہ کہہ سکی۔

اور پھر... وہ دونوں یو کے کے لیے روانہ ہو گئے۔

ایک نیا ملک، نئی زندگی، نئے چہرے، نئے امتحان... مگر سب سے بڑا امتحان اپنے اندر کی ٹوٹی ہوئی کرچیاں سمیٹنے کا تھا۔

کیا یہ نیا سفر انہیں بدل پائے گا؟

کیا وہ اس تلخ ماضی سے نکل پائیں گے؟

Zubi Novels Zone

یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فجر کی اذانوں کی آواز پر مہک کی آنکھ کھلی، سن دماغ کے ساتھ اپنے ارد گرد دیکھا ،ساتھ سوئے نوریز کو دیکھا تو پل بھر کے لیے چونک گئی۔

مگر پھر آہستہ سے خود کو اس کی گرفت سے نکالا اور نماز کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

نوریز کی ذہنی حالت کمزور تھی، مگر اس کے اندر کوئی ایسا راز تھا جسے مہک ابھی تک نہیں جانتی تھی۔ وہ کئی بار بالکل عام لوگوں کی طرح بات کرتا تھا، جیسے کوئی اور ہی شخصیت اس کے اندر چھپی ہو۔

مہک وضو کر کے جائے نماز پر کھڑی ہو گئی۔ فجر کی روشنی آسمان پر آہستہ آہستہ پھیل رہی تھی۔

وہ پورے خشوع و خضوع کے ساتھ نماز میں مگن تھی، جبکہ پیچھے بستر پر نوریز نے آنکھیں کھول دیں۔

اس کی نظریں سیدھا مہک پر جا ٹھہریں، جیسے کسی نئی حقیقت کا مشاہدہ کر رہا ہو۔

چند لمحے وہ چپ چاپ دیکھتا رہا، پھر آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

جب مہک نے سلام پھیرا تو نوریز خاموشی سے اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔

وہ اس کے پاس بیٹھ کر بغور اسے دیکھنے لگا، جیسے کچھ کہنا چاہ رہا ہو، مگر الفاظ نہیں مل رہے تھے۔

مہک نوریز کے خود کو دیکھنے پر اس کی طرف دیکھتی ہے، مہک کے دیکھنے پر بھی نوریز اسے ہی مہک کو دیکھتا ہے جیسے کچھ نہ ہو۔

مہک نے نرمی سے مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا کھلے لمبے بال پیچھے کیے ;اور دم پڑھ کر اس پر پھونک دیا۔

نوریز کے چہرے پر ایک پل کو عجیب سی طمانیت چھا گئی، جیسے کوئی بوجھ ہلکا ہو گیا ہو۔

"چلیں آپ تیار ہو جائے۔" مہک نے اس کے شانے تھپتھپائے۔

نوریز نے چند لمحے مہک کو دیکھا، پھر سر ہلایا اور کھڑا ہو گیا۔

مہک نے اس کی شرٹ سیدھی کی، بالوں کو ہلکا سا ٹھیک کیا، اور نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

مہک کشمکش میں تھی کے بولے یا نہ بولے۔

نوریز کے ہاتھ دبانے پر کہتی ہے

"آپ کو معلوم ہے، کبھی کبھی آپ بالکل عام لوگوں کی طرح لگتے ہو، جیسے کوئی اور بھی آپ اندر چھپا ہو؟"

نوریز نے پل بھر کو مہک کی آنکھوں میں جھانکا، پھر ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر بکھر گئی۔

"کیا پتا، شاید میں ہوں بھی اور نہیں بھی لٹل ماؤس۔"

مہک کے ماتھے پر شکن ابھری، مگر نوریز نے اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور پوچھتی، اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا اور خود ہی کپڑے لے کر باتھ روم میں پہننے چلا گیا۔

مہک نے ایک گہری نظر اس کی پشت پر ڈالی۔

کچھ تھا جو وہ جاننا چاہتی تھی، کچھ ایسا جو ابھی تک ان کہی تھا۔

نوریز واقعی ایک عام ذہنی معذور لڑکا تھا، یا پھر کوئی ایسا راز تھا جو وقت کے ساتھ کھلنے والا تھا؟

مہک اور نوریز تیار ہو چکے تھے جب دروازے پر اچانک ہلکی سی دستک ہوئی۔

مہک نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو سامنے میڈ ناشتے کی ٹرے لیے کھڑی تھی۔

"میم، ناشتہ لے آئی ہوں۔" وہ نرمی سے بولی۔

مہک نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ ٹرے تھامی اور اندر لے آئی۔

میز پر ناشتے کا اہتمام کرتے ہوئے اس نے نوریز کی طرف نظر دوڑائی، جو کارپٹ پر بیٹھا اپنے سیاہ رنگ کے ٹیڈی بیئر کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

اس کی معصومیت بھری حرکات دیکھ کر مہک کے لبوں پر بے اختیار ایک نرم مسکراہٹ بکھر گئی۔

چاہے کچھ بھی تھا نوریز اس کا ہم سفر تھا اب اسے اس کا ساتھ نبھانا تھا۔۔

"نوریز، آجائے، ناشتہ کر لے۔" وہ نرمی سے بولی۔

نوریز نے پل بھر کے لیے کھیلنا روکا، پھر اپنے کھلونے کو سینے سے لگا کر اٹھا۔

وہ آ کر مہک کے ساتھ سوفہ پر بیٹھ گیا، مگر حیرت انگیز طور پر اس نے ناشتے کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

مہک نے روک کر پوچھا، "کیا ہوا؟

کھا کیوں نہیں رہے آپ؟"

نوریز نے معصومیت سے مہک کی طرف دیکھا، پھر آہستہ سے بولا،

"آری نے کہا تھا کہ تم میری وائف ہو، تو تم میرے سب کام کرو گی، تو ناشتہ بھی تم ہی کرواؤ گی۔"

مہک نے آنکھیں پٹپٹائیں، پل بھر کو حیران رہ گئی۔

اس کی زبان جیسے رک سی گئی تھی۔

نوریز کی معصوم نظریں ایسی معصوم تھی جسے بول رہی تھیں۔

وہ ہر چیز اتنی سادگی اور معصومیت سے کہہ دیتا تھا کہ مہک کے پاس حیران ہونے کے سوا کوئی چارہ نہ رہتا تھا۔

"اچھا؟" مہک نے ہلکا سا گھبراتے ہوئے ایک نوالہ بنایا اور نوریز کی طرف بڑھایا۔ "چلیں، پھر منہ کھولیں۔"

نوریز خوشی سے ہلکا سا مسکرایا اور نوالہ منہ میں رکھ لیا۔

مہک نے ایک کے بعد ایک نوالہ اسے کھلایا، اور وہ مزے سے کھاتا رہا۔ کبھی کبھار وہ بچوں کی طرح شرارت سے نظریں چرا کر مسکراتا، تو کبھی جان بوجھ کر نظریں جھکا لیتا، جیسے شرما رہا ہو۔

جب ناشتہ ختم ہو گیا تو نوریز نے مہک کی طرف دیکھا، جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔ پھر اچانک، اس نے نرمی سے مہک کا ہاتھ تھام لیا۔

"نوریز؟" مہک نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

نوریز نے آہستہ سے مہک کی نرم ہتھیلی کو اپنے لبوں سے چھوا۔

مہک کی سانس پل بھر کے لیے رک گئی۔ چہرہ ایک دم دہکتے انگاروں کی طرح سرخ ہو گیا۔

"تھینک یو لٹل ماؤس۔" نوریز نے نرم لہجے میں کہا اور پھر بالکل بچوں کی طرح معصومیت سے اٹھا، بیڈ پر جا کر اپنے کھلونوں کے ساتھ کھیلنے لگا، جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

مگر مہک کے لیے وہ پل جیسے وقت کے تھم جانے جیسا تھا۔

اس کا دل ایک انجان احساس سے دھڑک رہا تھا، اور چہرے پر پھیلی شرمندگی اسے مزید الجھا رہی تھی۔ وہ نوریز کو دیکھ رہی تھی، جو ایک معصوم بچے کی طرح اپنے ٹیڈی بیئر کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا، مگر مہک جانتی تھی کہ نوریز میں کچھ ایسا تھا جو وہ اب تک پوری طرح سمجھ نہیں پائی تھی۔

کچھ وقت بعد۔۔۔۔

نوریز کے ساتھ رہتے ہوئے مہک کو ایک ہفتہ ہونے والا تھا۔اس دوران، نوریز مہک سے بے حد مانوس ہو گیا تھا۔

وہ ہر وقت اس کے آس پاس رہتا،اس کی باتیں سنتا،اور کبھی کبھار بچوں کی طرح ضد بھی کرتا۔

مہک بھی نوریز کا دل سے خیال رکھتی تھی۔

اسے وقت پر کھلاتی، تیار کرتی، اس کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کا دھیان رکھتی۔

آریز بھی اپنی "چھوٹی سی بھابھی" کو نوریز کے ساتھ دیکھ کر بہت خوش تھا۔

Zubi Novels Zone

اریزاب آرام سے آفس جاتا تھا بغیر کسی فکر کے۔

وہ جانتا تھا کہ نوریز ہمیشہ سے مختلف تھا، مگر مہک
کی موجودگی نے جیسے اس کے اندر سکون بھر دیا تھا۔

نوریز اب زیادہ خوش رہنے لگا تھا، زیادہ باتیں کرنے لگا تھا۔ لیکن شاید سب کچھ اتنا آسان نہ تھا۔۔۔۔۔۔۔

آج کی رات بہت عجیب اور مشکل تھی۔۔۔۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

پورے دن نوریز کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔ وہ خاموش تھا، نظر بچا رہا تھا، جیسے کسی اندرونی کشمکش میں مبتلا ہو۔

مہک نے کئی بار پوچھا، مگر وہ ہمیشہ کوئی بہانہ بنا کر ٹال دیتا۔
مہک اس کے رویے کی وجہ سے کافی پریشان تھی۔

ارایز بھی کسی کام سے باہر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اور پھر،اچانک، جیسے کسی طوفان نے سب کچھ الٹ پلٹ کر دیا۔

نوریز کوایک دم سے اینگزائٹی اٹیک سٹارٹ ہو گیا۔

نوریز غصہ میں بے قابو ہو گیا تھا

۔وہ سانسیں کھینچ رہا تھا،اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔وہ بے چینی سے کمرے میں چل رہا تھا،ہاتھ مٹھیوں میں بند کیے، جیسے خود کو قابو میں رکھنے کی ناکام کوشش کر رہا ہو۔

مہک کو نوریز سے خوف تو آیا مگر ابھی اسے نوریز کی زیادہ فکر تھی۔

"نوریے؟" مہک نے نرمی سے اسے پکارا۔

مگر اگلے ہی پل، نوریز کی برداشت جواب دے گئی۔

ایک جھٹکے سے اس نے سامنے رکھی میز کو الٹ دیا۔کچھ چیزیں زمین پر گر کر چکنا چور ہو گئیں۔

مہک گھبرا کر پیچھے ہوئی، مگر نوریز کے ذہن پر جیسے کچھ سوار تھا۔

مہک کو خوف سے رونا آیا آنسو گال بھگو رہے تھے۔ مہک ڈرتے آگے بڑھی
۔۔ مگر ایک جھٹکے سے روکی۔۔

"نہیں! یہ سب بند کرو!" وہ غرایا، اس کی سانسیں تیز تھیں۔ "میرے سر میں
شور ہو رہا ہے، رک جاؤ... رک جاؤ"!...

مہک نے پریشانی سے نوریز کو دیکھا۔وہ جانتی تھی کہ نوریز کا دماغ کبھی کبھار بے قابو ہو جاتا تھا، مگر آج کچھ زیادہ ہی برا تھا۔

مہک نے آگے بڑھ کر نوریز کو پکڑنہ چاہا۔۔۔

جب نوریز کا ہاتھ ایک دم مہک کے بازو کو بایدردی سے پکڑا،اور اس کے ناخن مہک کی کلائی پر لگے، جس سے مہک کی جلد پر گہری خراش بنا گے۔

خون کی ننھی بوندیں ابھر آئیں، مگر مہک کو اپنے درد سے زیادہ نوریز کی حالت کی فکر تھی۔

"نورے، ادھر دیکھیں، میں یہاں ہوں۔ کچھ نہیں ہوا، میں یہیں ہوں آپ کا لٹل ماؤس!" اس نے جلدی سے کہا، مگر نوریز کی آنکھیں جیسے کسی اور ہی دنیا میں تھیں۔

ZNZ Zubi Novels Zone

دور ہٹوں نوریز نے ایک جھٹکے سے مہک کو پیچھے پھانکا تو مہک زمین پر جا گری ۔۔ مہک کی سسکی بولند ہوئی تو اچانک

،

جیسے ہی نوریز کو احساس ہوا کہ اس نے مہک کو زخمی کر دیا ہے، اس کے چہرے کی سختی ایک دم ٹوٹ گئی۔

وہ پیچھے ہٹا، جیسے کسی نے اس کے اندر کے طوفان کو روک دیا ہو۔بے یقینی سے نیچے گری مہک کو دیکھا۔۔۔

"نہیں... میں نے..." وہ ہکلایا، اس کی نظریں مہک کی زخمی کلائی پر جمی تھیں۔

وہ فوری مہک کے پاس زمین پر بھٹھا، تو مہک داڑ کے پیچھے ہوئی۔۔۔

"یہ سب میری غلطی ہے.. لٹل ماؤس.." نوریز کے چہرے پر شدید پچھتاوے کے آثار تھے۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

پھر، اگلے ہی لمحے، اس نے اپنے ناخنوں سے خود اپنی بازؤں کو نوچنا شروع کر دیا۔

دونوں بازؤں سے خون بہنے لگا۔۔۔

"نوریز! رک جاے!" مہک فوراً آگے بڑھی اور اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ "آپ کو خود کو تکلیف پہنچانے کی ضرورت نہیں ہے"!

نوریز کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔وہ خود کو مجرم محسوس کر رہا تھا، جیسے وہ ہمیشہ سب کچھ برباد کر دیتا ہو۔

مہک نے نرمی سے اس کے ہاتھوں کو تھاما اور ان کو ہلکا سا دبایا، جیسے اسے یقین دہانی کروا رہی ہو کہ سب ٹھیک ہے۔

"میں ٹھیک ہوں، دیکھیں۔بس ایک چھوٹا سا زخم ہے، کچھ بھی نہیں۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی، جیسے اپنے درد کو مکمل طور پر بھول گئی ہو۔

نوریز نے کانپتے لبوں سے کچھ کہنا چاہا، مگر الفاظ نہیں ملے۔

اس کی نظریں مہک کی آنکھوں میں جھانک رہی تھیں، اور وہاں اسے کچھ ایسا ملا، جو شاید اسے ہمیشہ سے چاہیے تھا—— کوئی ایسا جو اسے سمجھے، جو اس کے غصے، اس کے درد، اور اس کی تکلیف کو بغیر کسی خوف کے قبول کرے۔

نوریز نے آگے بڑھ کر مہک کے گرد اپنا حصار بنایا اور دھڑے مار کر رونے لگا

۔۔۔

آہستہ آہستہ، نوریز نے مہک کے زخم پر اپنے نرم لب رکھ دیے، جیسے وہ اس تکلیف کو خود میں سمو لینا چاہتا ہو۔

مہک کا دل زور سے دھڑکا۔ جیسے وقت لمحہ بھر کے لیے رک گیا ہو۔اس کی سانسیں بے ترتیب ہو گئیں، اور اس کا چہرہ ایک دم دہکتے گلاب کی طرح سرخ ہو گیا۔

نوریز نے آہستہ سے سر اٹھایا اور ایک پل کے لیے بس مہک کو دیکھتا رہا۔

Zubi Novels Zone

پھر، ایک ہلکی سی اداس مسکراہٹ کے ساتھ، وہ بولا،

" آئندہ میں تمہیں کبھی تکلیف نہیں دوں گا۔"آئی پراومیس لٹل ماؤس۔۔۔

اور مہک کے سر پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا۔۔۔

مہک کو لگا جیسے اس کا دل پسلیوں سے باہر آ جائے گا۔

وہ نظریں چرا گئی، مگر نوریز نے آہستہ سے اس کی انگلیاں اپنے ہاتھ میں لے لیں، ایک پل کے لیے انہیں اپنے ہونٹوں سے محسوس کیا، پھر نرمی سے چھوڑ دیا۔

مہک تو شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔۔

نور یز جھکا اور اپنا سر مہک کی گود میں رکھ دیا۔۔

مہک بلکل سکت سی بھٹی تھی۔۔۔

جب مہک تھوڑا نارمل ہوئی تو اٹھی تاکے فاسٹ اتیج باقس لاے۔۔

نور یز نے فورن مہک کا ہاتھ پکڑا جیسے ڈر ہو وہ چھوڑ کے چلی جائے گی۔۔۔

میں یہی ہو۔۔فاسٹ اتیج باقس لینے جا رہی ہو۔۔۔

مہک فاسٹ اتیج باقس لای

اور اس کے زخم صاف کر کے دوای لگای

"اب تمہیں آرام کرنا چاہیے۔" مہک نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

مگر نوریز نے اسے جانے نہیں دیا۔

Zubi Novels Zone

اس نے آہستہ سے مہک کا ہاتھ تھاما، اور نرمی سے بولا، "بس تھوڑی دیر اور، لٹل ماؤس۔۔۔

مہک نے حیرت سے اسے دیکھا، مگر نوریز کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا، جو ہمیشہ مہک کو بے بس کر دیتی تھی۔

وہ کچھ کہے بغیر اس کے قریب بیٹھ گئی، اور نوریز نے ہلکا سا مسکرا کر اپنی پیشانی اس کے کندھے سے ٹکا دی، جیسے دنیا کا سب سے قیمتی خزانہ پا لیا ہو۔

ZNZ Zubi Novels Zone

مہک کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔

شاید، محبت کی شروعات کچھ ایسی ہی ہوتی ہے... خاموش، نرمی سے، بغیر کسی اعلان کے۔

نوریز ایک راز کی طرح تھا مگر اب مہک خود کو اس کے نام کر چکی تھی۔۔۔چاہے کچھ بھی ہوتا اب وہ صرف اس کی ہو گی تھی۔۔۔۔۔۔۔اپنے ہمسفر کو دیکھتے مہک نے آنکھے بند کی اور جانے کعب کب نیند ای پتا ہی نہ چلا

۔۔۔۔

ارایز کو جب پتا چلا تو فورن گھر آیا مگر دروازے سے دونوں کا مکمل منظر دیکھ کے موسکورہتے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

نوریز کے اس واقعے کو گزرے کئی دن ہو چکے تھے، مگر اس کے بعد وہ زیادہ پر سکون اور نرم مزاج لگ رہا تھا۔

مہک کا بہت خیال کر رہا تھا، جیسے اس دن کے بعد وہ خود کو بہتر طریقے سے سنبھالنے کی کوشش کر رہا ہو۔

آج صبح سے ہی بادلوں کی گرج سنائی دے رہی تھی۔

ہوا میں نمی تھی، اور موسم میں ایک خاص سی خنکی تھی۔ جیسے ہی پہلی بوند زمین پر گری، مہک کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"بارش!" وہ خوشی سے بولی، اور فوراً بالکونی کی طرف دوڑی۔

نوریز جو بیڈ پر بیٹھا اپنے ٹیڈی بیئر کے ساتھ کھیل رہا تھا، مہک کی خوشی دیکھ کر چونکا۔

مہک بالکونی میں کھڑی، ہاتھ پھیلائے آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ بارش کی ننھی بوندیں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھیں، اور وہ ہلکے ہلکے مسکرا رہی تھی، جیسے یہ لمحہ اس کے لیے کسی خواب کی تعبیر ہو۔

نور یز کے لیے یہ منظر کسی جادو سے کم نہیں تھا۔ مہک کا چہرہ بارش میں بھیگا ہوا، بال ہلکی ہلکی نمی سے الجھے ہوئے، اور اس کی آنکھوں میں ایک ان کہی خوشی۔

نور یز خود پر مشکل سے قابو کر رہا تھا۔۔ ورنہ سامنے کا منظر کسی کو بھی بھکا سکتا تھا

۔۔۔۔۔

مہک نے خوشی سے آنکھیں بند کر لیں اور اپنے ہاتھوں کو بارش میں گھمانے لگی۔ وہ پلٹ کر نور یز کی طرف دیکھ کر ہنسی، جو بیڈ سے اس کو دیکھ رہا تھا

Zubi Novels Zone

۔لٹل موس اندر آجو سردی لگ جائے گی۔۔

"نوریز! بارش میں بھیگنے کا مزہ آپ نہیں معلوم؟"

مہک نے چہکتے کہا۔۔۔

نوریز نے کچھ لمحے اسے بس دیکھا، پھر آہستہ سے کھڑا ہوا اور مہک کی طرف بڑھا۔

وہ بارش میں بھیگنے کا عادی نہیں تھا، مگر آج مہک کو اس طرح دیکھ کر وہ خود کو روک نہیں سکا۔

باہر نکل کر ایک عجیب احساس سے اپنے اندر محسوس ہوا۔۔۔

"یہ سب کیا ہے... لٹل موئس؟" نوریز نے آہستہ سے کہا، مگر اس کے لہجے میں عجیب سی الجھن تھی۔

"یہ خوشی ہے، آزادی ہے، جیسے ہر پریشانی ڈھل جاتی ہو!" مہک نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا، جیسے اسے دعوت دے رہی ہو۔

نوریز نے پل بھر سوچا، پھر آہستہ آہستہ اس کے ہاتھ کو تھام کر بارش میں قدم رکھا۔

ٹھنڈی بوندیں اس کی جلد سے ٹکرائیں، اور ایک عجیب سا احساس دل میں اترا۔

مہک نے مسکراتے ہوئے اس پر پانی کے چند چھینٹے اچھالے، "اب بولیں، کیسا لگ رہا ہے؟"

ZNZ Zubi Novels Zone

نوریز نے اس کی حرکت پر حیرانی سے آنکھیں پٹپٹائیں، پھر ایک دم، جیسے کسی بچے کی طرح، مہک پر پانی کے چھینٹے مارنے لگا۔

"نوریز!" مہک ہنسی، اور دونوں کے درمیان ایک خوبصورت لمحہ بکھر گیا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مگر اچانک، نوریز کا انداز بدلا۔ اس کی آنکھوں میں کچھ الگ سا رنگ آیا، جیسے بارش کے ساتھ کوئی پرانی یادیں جاگ اٹھی ہوں۔

"لیٹل ماوس..." اس نے آہستہ سے کہا۔

"جی؟"

نوریز نے ایک قدم آگے بڑھایا۔ بارش ان کے درمیان ایک پردہ سا بن چکی تھی۔

پھر، ایک لمحے میں، نوریز نے مہک کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

مہک کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں، اور اس کے لبوں سے ایک ہلکی سی چیخ نکلی، مگر نوریز کی مضبوط گرفت نے اسے اپنی جگہ ساکت کر دیا۔

"نوریز، آپ..." مہک کی سانس بے ترتیب ہوئی۔

نوریز نے آہستہ سے اس کے چہرے سے بال ہٹائے، جو بارش کی وجہ سے اس کی پیشانی سے چپک گئے تھے۔

"تمہیں اس طرح خوش دیکھ کر عجیب احساس سا لگتا ہے..." پتا ہے کیوں نوریز نے سرگوشی کی، اس کی آواز میں کچھ ایسا تھا جو مہک کے دل کو زور سے دھڑکا گیا۔

"کیسا عجیب احساس؟" مہک نے ہلکی سی سرگوشی کی۔

"ایسا، جیسے تم صرف میری ہو..." نوریز نے نرمی سے کہا اور پھر، آہستہ سے اس کے لبو کو چھو لیا۔

Zubi Novels Zone

مہک کو لگا جیسے وقت رک گیا ہو۔ بارش کی بوندیں ان کے درمیان گر رہی تھیں، مگر مہک کے دل کی دھڑکن کہیں زیادہ تیز ہو گئی تھی۔

نوریز نے آہستہ سے اسے چھوڑا، اور مہک کے رخسار پر نظر ڈالی، جو سرخ ہو چکے تھے۔

"چلو، اندر چلتے ہیں، تم بیمار ہو جاؤ گی۔" نوریز نے آہستہ سے کہا، مگر اس کی آواز میں وہی نرمی تھی، جو مہک کو اور زیادہ شرمانے پر مجبور کر رہی تھی۔

کمرے میں آکر، مہک نے ایک خشک تولیہ لیااور بیڈ پر جابیٹھے نوریز کے بال سکھنے لگی۔نوریز کی نرم گرم نظرے اپنے لیٹل ماوعس پر ہی تھی۔

مہک اس کی نظروں سے حفظ زدہ ہورہی تھی۔۔۔پھر نوریز چینج کر کے باہر چلا گیاتومہک بھی فرش ہونے چلی گئی۔

چند لمحوں بعد، نوریز چیھکتا ہوا کمرے میں آیا، "لٹل ماؤس دیکھواری میرے لیے نیاروبوٹ لے کرآیاہے"!

مہک نے اسے دیکھا،اورایک دم مسکرادی، "دکھایں کون ساروبوٹ؟"

Zubi Novels Zone

نوریز نے جوش سے روبوٹ آگے بڑھایا، "یہ دیکھو، یہ روشنی بھی جلاتا ہے اور بولتا بھی ہے"!

مہک نے دلچسپی سے روبوٹ کو دیکھا، پھر نوریز کے ساتھ کھیلنے لگی۔ وہ دونوں کسی معصوم بچے کی طرح خوشی خوشی روبوٹ کو چلا رہے تھے، آوازیں نکال رہے تھے، اور ہنسی مذاق کر رہے تھے۔

Zubi Novels Zone

اریز نے ایک طرف کھڑے ہو کر یہ منظر دیکھا، اور ایک نرم مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پھیل گئی۔

نوریز، جو کبھی کبھار بے قابو ہو جاتا تھا، جو خود کو کھو دیتا تھا، وہ آج ایک معصوم بچے کی طرح اپنے چھوٹی سی لٹل ماؤس کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

یہ دو مختلف پہلو تھے—ایک وہ جو اپنے لٹل ماؤس کو بارش میں اپنی بانہوں میں قید کر سکتا تھا، اور دوسرا وہ جو لٹل ماؤس کے ساتھ بے فکر ہنسی ہنسی میں کھو سکتا تھا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

اریز نے ایک گہری سانس لی، شاید... یہی وہ چیز تھی جو نوریز کو زندگی میں نورمل کر سکتی تھی، جو وہ آہستہ آہستہ سمجھ رہا تھا۔---------------

آج آریز گھر پر تھا تو مہک نے مارکیٹ جانے سوچا۔

نور یز آریز کے ساتھ کھیل رہا تھا، اور اسے لگا کہ کچھ دیر باہر جا کے سامان خود لانا اچھا رہے گا۔ وہ ایک لمبی سانس لے کر باہر نکلی، ٹھنڈی ہوا نے اس کا استقبال کیا۔ مارکیٹ میں خاصا رش تھا، مگر مہک کو اس کی عادت تھی۔

وہ پر سکون انداز میں چیزوں کا انتخاب کر رہی تھی جب اچانک اسے محسوس ہوا کہ کوئی اسے غور سے دیکھ رہا ہے۔ پہلے تو اس نے نظر انداز کیا، مگر جیسے ہی وہ آگے بڑھی، کسی نے پیچھے سے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو، گڑیا؟" کہوں تو ساتھ چلے۔ ایک بھاری آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

مہک کا دل زور سے دھڑکا۔اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی، مگر تب تک ایک اور آدمی اس کے قریب آ چکا تھا۔

"خاموشی سے چلو، ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔" دوسرے شخص نے دھمکی دی، اور مہک کو کھینچ کر ایک گلی میں لے جانے لگے۔

مہک نے چیخنے کی کوشش کی، مگر ایک جھٹکے سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا گیا۔ وہ مزاحمت کر رہی تھی، مگر ان آدمیوں کی گرفت بہت مضبوط تھی۔-----------------------------

وہ تھا کون؟ جہنم کا راہی، جو فرشتہ بن کر آیا

ویران عمارت میں دھکیلنے کے بعد مہک کو زنجیروں سے باندھ دیا گیا۔آس پاس اور بھی لڑکیاں تھیں، خوف سے سہمی ہوئی، آنکھوں میں بے بسی لیے۔

"یہ جگہ... یہ تو انسانوں کی خرید و فروخت کا اڈہ ہے!" مہک نے گھبرا کر سوچا۔

اسی لمحے، ایک مکروہ ہنسی سنائی دی۔

"بڑی خوبصورت چیز ہاتھ لگی ہے۔" ایک آدمی آگے بڑھا اور مہک کے چہرے کو ہاتھ لگانے کی کوشش کی۔

"دور ہٹو!" مہک نے نفرت سے کہا، مگر وہ بے بس تھی۔

"آج سے تم ہماری ملکیت ہو۔ جو ہم کہیں گے، وہی کرو گی۔"

ابھی وہ آگے کچھ کہتا تب ہی، جیسے طوفان آگیا ہو،

دروازہ زوردار آواز کے ساتھ ٹوٹا،اور ایک دھاڑتی ہوئی آواز گونجی۔

"جو بھی اس لڑکی کو ہاتھ لگائے گا،اس کی لاش ملے گی"!

Zubi Novels Zone

ایک سیاہ لباس میں ملبوس شخص دروازے میں کھڑا تھا،اس کی آنکھوں میں موت کا پیغام تھا۔وہ لمبا،وجیہہ،اور خطرناک حد تک پُرکشش تھا، مگر سب سے زیادہ خوفناک چیز اس کی موجودگی تھی——جیسے خود شیطان اتر آیا ہو۔

"ڈیول!" کسی نے خوف سے سرگوشی کی۔

اور اگلے ہی لمحے، خون کی ہولی شروع ہو چکی تھی۔

ڈیول کے ہاتھ میں چمکتا ہوا خنجر تھا، جو چند لمحے پہلے کسی کی گردن کا کام تمام کر چکا تھا۔

وہ ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر دشمنوں پر حملہ کر رہا تھا، جیسے موت کا فرشتہ خود یہاں آیا ہو۔

گولیوں کی آواز گونج رہی تھی، مگر ڈیول ایسے لڑ رہا تھا جیسے اسے کسی چیز کا خوف نہ ہو۔

ایک آدمی نے اس پر وار کرنے کی کوشش کی، مگر اس نے لمحے بھر میں اس کا بازو توڑ دیا اور اسے زمین پر پٹخ دیا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

مہک نے حیرت سے یہ سب دیکھا۔ وہ خوفزدہ تھی، مگر ڈیول کی چالیں، اس کا انداز... یہ سب کچھ اسے حیران کر رہا تھا۔

چند لمحوں بعد، سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔

ہر طرف لاشیں پڑی تھیں،اور ڈیول کے سیاہ لباس پر خون کے چھینٹے تھے، مگر اس کی آنکھوں میں ایک خوفناک سکون تھا۔

وہ مہک کی طرف بڑھا۔

"تم ٹھیک ہو؟"اس کی آواز میں ایک عجیب سی نرمی تھی۔

مہک نے بمشکل سر ہلایا۔

ڈیول نے زنجیریں توڑیں، تو مہک اٹھنے لگی مگر زخم کی واجہ سے اٹھ نہ پائی ڈیول نے اسے دیکھا اور اگلے ہی لمحے، وہ مہک کو اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟" مہک نے ہلکی سی مزاحمت کی۔

"خاموش رہو۔ تم بہت بولتی ہو۔" ڈیول کی سرگوشی میں ایک عجیب سی سنجیدگی تھی، جیسے وہ کچھ سوچ رہا ہو۔

یہاں سے نکلنا ہے کی نہیں اگر ہاں تو چپ رہو۔۔۔۔۔۔

مہک تو اس کی آنکھیں دیکھ کر ساکت ہی ہو گئی۔۔۔۔

گھر پہنچنے تک مہک کے دل کی دھڑکن نارمل نہیں ہو سکی تھی۔

پتا نہیں کیوں ڈیول کا لمس جانا پہچانا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

گاڑی گھر کے آگے رکی تو

ڈیول نے آہستہ سے اسے نیچے اتارا۔

"اب تم محفوظ ہو۔"

مہک نے ہمت کر کے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔

اس کے نقوش، اس کا انداز... جیسے وہ کسی کو جاننے کی کوشش کر رہی ہو۔

"تم... تم مجھے جانتے ہو، ہے نا؟ کون ہو تم؟" مہک نے آہستہ سے پوچھا۔

ڈیول کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آئی، مگر وہ کچھ نہ بولا۔

پھر، ایک لمحے کے لیے، اس نے آہستہ سے مہک کی پیشانی پر ہاتھ رکھا، اپنے چھوٹے سے دماگ پر زور نہ ڈالو پین کیک۔۔۔۔۔

مہک جو سوچ میں گم تھی ایک دم ٹھنکی۔

"تمہاری زندگی قیمتی ہے، اسے ضائع مت کرنا۔"

اور اگلے ہی لمحے، وہ گاڑی کے ساتھ غائب ہو چکا تھا، جیسے کبھی آیا ہی نہ ہو۔

مہک وہیں کھڑی رہ گئی، دل کی دھڑکن بے قابو، اور دماغ میں صرف ایک سوال۔۔۔ یہ شخص کون تھا؟ اور کیوں اس کی موجودگی اس کے دل کی دنیا ہلا رہی تھی؟

مہک آہستہ آہستہ گھر میں داخل جہاں سامنے ہی ارایز کام کر رہا تھا۔مہک کو زخمی دیکھ کر فوری طور پر اس کے پاس آتا ہے۔۔۔۔

یہ کیا ہوا بچے یہ چوٹ کسے ای۔۔ارایز نے فکر مندی سے کہا

کچھ نہیں بھائی وہ بس سلپ ہو گی تھی تو چوٹ لگ گئی۔۔مہک نے بہانہ بنایا۔۔۔

اریو سور جی بھائی

نورے کہاں ہے بھائی

وہ سو رہا ہے تم بھی جاؤ اور آرام کرو شاباش۔۔۔

ماں فاطمہ نوولس۔۔۔۔۔۔۔

معراج اور روحانے کو یوکے آئے کافی وقت ہو چکا تھا۔

وہ دونوں اب اس جگہ کے عادی ہو گئے تھے۔ روحانے جو پہلے کچھ دنوں تک چپ چپ اور کھوئی کھوئی رہتی تھی، اب کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی۔

وہ ہنستی، بولتی اور پہلے کی طرح خوش نظر آتی تھی۔

Zubi Novels Zone

معراج نے ہمیشہ خاموشی سے اس کا خیال رکھا، مگر وہ کبھی بھی اس کی اندرونی کیفیت پر بات نہیں کرتا تھا۔

روحانے کی زندگی میں ایک اور رنگ تب آیا جب اس کے کزن، صالحہ عالم، نے اس کے قریب آنا شروع کیا۔

Zubi Novels Zone

صالحہ عالم، ایک سنجیدہ اور بردبار شخص، جو زیادہ تر اپنے کام میں مگن رہتا تھا، مگر روحانے کے ساتھ اس کا رویہ بالکل مختلف تھا۔ وہ اس کی پرواہ کرتا، چھوٹی چھوٹی باتوں پر دھیان دیتا، اور نرمی سے بات کرتا۔

معراج نے یہ سب خاموشی سے دیکھا۔

وہ اکثر سوچتا، "محبت واقعی ہوتی ہے، یا یہ بس ایک نیا خیال ہے جو وقت کے ساتھ دم توڑ دیتا ہے؟"

صلاحہ عالم اور روحانے کی قربت بڑھ رہی تھی۔

جہاں روح پہلے سنجیدہ اور کم گو تھی، وہ اب صلاحہ کے ساتھ ہلکا پھلکا مذاق بھی کرنے لگا تھا۔اس کی آنکھوں میں ایک چمک آگئی تھی جب بھی وہ روحانے کو دیکھتا، اور روحانے بھی اب کھل کر اس سے بات کرنے لگی تھی۔

ایک دن، جب روحانے لائبریری میں بیٹھی پڑھ رہی تھی، صلاحہ خاموشی سے اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔

"کیا پڑھ رہی ہو؟" اس نے نرمی سے پوچھا۔

روحانے نے چونک کر سر اٹھایا، پھر مسکرا دی، "بس کچھ پرانی کہانیاں۔"

"کہانیاں حقیقت سے زیادہ خوبصورت لگتی ہیں، مگر اکثر دھوکا بھی دیتی ہیں،" صلاحہ نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"ہاں، مگر کچھ کہانیاں حقیقت سے زیادہ سچی بھی ہوتی ہیں،" روحا نے معنی خیز لہجے میں جواب دیا۔

معراج، جو قریب بیٹھا تھا، ان کی گفتگو سن کر اندر ہی اندر سوچ میں پڑ گیا۔

"یہ محبت ہے؟ یا یہ بس ایک وقتی دل لگی ہے؟"

معراج ہمیشہ سے حقیقت پسند رہا تھا۔

اس کے نزدیک محبت ایک جذبہ تھی جو وقت اور حالات کے ساتھ بدل جاتی ہے۔ مگر جب اس نے صلاحہ کو روحانے کے ساتھ دیکھا، تو ایک عجیب سا احساس ہوا—یہ واقعی محبت تھی، یا صرف ایک خوبصورت لمحاتی احساس؟

صلاح کی آنکھوں میں روحانے کے لیے جو احترام تھا، وہ مصنوعی نہیں لگتا تھا۔ وہ ہمیشہ اس کی پسند ونا پسند کا خیال رکھتا، اس کے ساتھ وقت گزارنے کے بہانے ڈھونڈتا، اور ہر موقع پر اس کی مدد کے لیے موجود رہتا۔

ایک دن، جب بارش ہو رہی تھی، روحانے باہر باغ میں کھڑی، ہاتھوں کو بارش میں پھیلا رہی تھی۔ صلاحہ نے اسے دیکھا اور مسکرا دیا۔

"تمہیں بارش پسند ہے؟"

روحا نے ہلکے سے سر ہلایا، "ہاں، بہت۔ یہ سب کچھ دھو دیتی ہے، جیسے دل کے اندر کا بوجھ بھی کم کر دیتی ہو۔"

صلاحہ نے ایک پل کے لیے اسے غور سے دیکھا، پھر بولا، "اگر تم کہو، تو میں ہمیشہ تمہاری زندگی کی بارش بن کر تمہارے دکھ دھو سکتا ہوں۔"

روحا نے کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی، مگر

معراج جو دور کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا، اندر ہی اندر ایک سوال میں الجھ گیا۔

"محبت واقعی قسمت کی لکھی ہوتی ہے، یا یہ بس ایک خوبصورت فریب ہے جو وقت کے ساتھ بدل جاتا ہے؟"

روحانے اور صلاحہ عالم کی کہانی کیا تھی؟

Zubi Novels Zone

یہ ایک سچی محبت تھی، یا وقت کے ساتھ بدل جانے والا ایک نیا خیال؟

یہ سوال معراج کے دل میں ہمیشہ کے لیے گونجتا رہا۔

محبت کی آزمائش ـــــ زخم، پچھتاوا اور شفا

مہک کو نوریز کے ساتھ رہتے ہوئے کافی وقت ہو چکا تھا۔

وہ جانتی تھی کہ نوریز کا دماغی مسئلہ ایک معصوم چہرے کے پیچھے چھپے طوفان کی طرح تھا، جو کسی بھی لمحے بے قابو ہو سکتا تھا۔

لیکن وہ اس کی کمزوریوں کے ساتھ اسے قبول کر چکی تھی۔ وہ نوریز کو سنبھالنے کی عادی ہو گئی تھی، مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ آنے والا لمحہ اس کے صبر اور محبت کا کتنا سخت امتحان لے گا۔

نوریز آج کے دن پھر بہت چپ تھا، غیر معمولی حد تک خاموش۔ مہک نے اس کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کی تھی، مگر نوریز کا دل نہیں لگ رہا تھا۔ وہ بار بار اپنی انگلیاں مروڑ رہا تھا، جیسے کوئی اندرونی کشمکش ہو رہی ہو۔

مہک نے محسوس کیا کہ کچھ غلط ہے، لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی، نوریز اچانک اٹھا اور دروازہ زور سے بند کر دیا۔

"نوریز؟" مہک نے نرمی سے پکارا۔

"مجھے اکیلا چھوڑ دو!" وہ غرایا، اس کی آواز میں اضطراب تھا۔

مہک نے ایک قدم آگے بڑھایا، "نوریز، کیا ہوا ہے؟ آپ پریشان لگ رہے ہو۔ مجھے بتاؤ، میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں۔"

لیکن جیسے ہی اس نے ہاتھ آگے بڑھایا، نوریز کا ضبط ٹوٹ گیا۔

نوریز نے ایک زوردار چیخ ماری اور پاس پڑی چیزیں توڑنے لگا۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے، اور آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔ مہک نے اسے روکنے کی کوشش کی، مگر وہ کسی پاگل پن میں جا چکا تھا۔

"نوریز! بس کرو"!

لیکن وہ سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔

اگلے ہی لمحے، اس نے مہک کو زور سے دھکا دیا۔ مہک کا جسم دیوار سے جا ٹکرایا، اور اس کی پیشانی سے خون بہنے لگا۔

Zubi Novels Zone

مہک کا خون دیکھ کر نوریز کے ہاتھ رک گئے۔ وہ ساکت ہو گیا۔

"لٹل ماوس..."اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

مہک نے سر اٹھایا، مگر اس کی آنکھوں میں درد کے بجائے صرف نرمی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں، نوریز۔"اس نے مشکل سے کہا، مگر اس کے چہرے پر درد کی لہر تھی۔

نوریز کی سانسیں بے ترتیب ہو گئیں۔اسے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا۔

نوریز نے جلدی سے مہک کو سہارا دیا، مگر وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کے زخم زیادہ گہرے نہیں تھے، مگر بخار کی شدت سے وہ نڈھال ہو گئی تھی۔ مہک کو صبح سے بخار تھا جو اب اثر کر رہا تھا۔۔۔۔

نوریز نے اسے بیڈ پر لٹایا، اس کا ماتھا چھوا—— جل رہا تھا۔

"یہ سب میری وجہ سے ہوا... کیوں میں خود پر کنٹرول نہیں کر پا رہا۔۔۔ یا اللہ کیوں میں ہی کیوں۔۔۔۔" اس نے خود کو ملامت کی۔

نوریز نے پہلی بار اپنے ہاتھوں کو یوں کانپتے دیکھا۔

وہ ہمیشہ مہک کے لمس سے سکون پاتا تھا، مگر آج انہی ہاتھوں نے اسے زخمی کر دیا تھا۔

وہ پوری رات اس کے پاس بیٹھا رہا، اس کا خیال رکھا، اور اپنی غلطیوں پر نادم ہوتا رہا۔۔۔

مہک کو ہوش نہیں تھا۔۔۔

مہک کو ہوش آتے ہی نوریز نے اس کے سامنے پانی کا گلاس بڑھایا۔

"یہ لو، پی لو" لٹل ماوس۔" اس کی آواز میں نرمی تھی، جو عام طور پر نوریز کے لہجے میں نہیں ہوتی تھی۔

مہک نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہو؟"

نوریز نے گہری سانس لی، "نہیں۔ میں خود سے ناراض ہوں۔ میں... میں نے تمہیں تکلیف دی، "لٹل ماوس میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا، میں... میں خود پر قابو نہیں رکھ سکا۔"

مہک نے اس کے جھکے سر اور افسوس زدہ آنکھوں کو دیکھا، پھر دھیرے سے مسکرا دی۔

"آپ بہتر ہو سکتے ہو، نوریز۔ آپ خود پر قابو پانا سیکھنا ہو گا، اور میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔
میرے اللہ نے آپ کو مجھے دیا ہے میں ناشکری نہیں ہو آپ کے ساتھ مجھے جینا ہے پلیز۔۔۔"

نوریز نے مہک کا ہاتھ تھام لیا، اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔

"میں کوشش کروں گا... تمہارے لیے،""لٹل ماوس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وقت گزرنے کے ساتھ، نوریز میں مثبت تبدیلیاں آنے لگیں۔ وہ آہستہ آہستہ اپنے غصے پر قابو پانے لگا، اور مہک کا ساتھ اس کے لیے ایک روشنی کی طرح تھا، جو ہر تاریکی کو مٹاتا جا رہا تھا۔

نوریز، جو ایک وقت میں خود کو کنٹرول نہیں کر پاتا تھا، اب اپنے جذبات کو سمجھنے اور ان پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہ سب مہک کی محبت، صبر، اور اس کے یقین کا نتیجہ تھا۔ وہ نوریز کی کمزوریوں کو اس کی طاقت میں بدل رہی تھی۔

محبت وہ دوا ہے جو زخموں کو بھی بھر دیتی ہے

نوریز نے مہک کو دیکھا، جو کھڑکی کے پاس کھڑی باہر دیکھ رہی تھی۔

وہ اس کے پاس گیا، اور پہلی بار بغیر کسی ہچکچاہٹ کے، اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"لٹل ماوس" وہ آہستہ سے بولا۔

مہک نے اس کی طرف دیکھا، "کیا اب آپ اپنا راز بتانے کے لئے تیار ہو؟"

نوریز نے گہری سانس لی، پھر پہلی بار دل کی گہرائیوں سے کہا

:

نہیں فلحال نہیں مگر سہی وقت پر امید ہے تم ساتھ دو گی۔

مہک نے سرہاں میں ہلایا

"شکریہ، لیٹل ماوس۔ میرے ساتھ رہنے کے لیے۔"

مہک کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی۔

"ہمیشہ۔"

یہی محبت تھی — جو زخموں کو مٹا دے، اور ایک بگڑے ہوئے شخص کو بھی بدل دے۔

ـــــــــــــــــــــــــــــ

شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ پورا گھر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا، ہر طرف خوشی کا ماحول تھا، لیکن اس سب کے بیچ ایک دل تھا جو خاموشی سے ٹوٹ رہا تھا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

معراج، جو ہمیشہ روحانے کی ایک مسکراہٹ کے لیے اپنی جان دینے کو تیار تھا، آج خاموش کھڑا تھا۔ وہ دور سے صلاحہ اور روحانے کو دیکھ رہا تھا —— روحانے کی

آنکھوں میں چمک تھی، ایک خوشی جو شاید کسی اور کو نظر آ رہی تھی، مگر معراج کو نہیں۔

صالحہ کی محبت نے اسے جیت لیا تھا، اور وہ اپنی زندگی کی نئی شروعات کرنے جا رہی تھی۔ مگر معراج کے دل میں جو خواب تھے، جو امیدیں تھیں، وہ سب آج دفن ہو رہے تھے۔

"معراج، تم خوش ہو ناں؟" کسی نے پوچھا، شاید آریان تھا، مگر معراج بس ہلکی سی مسکراہٹ دے کر خاموش رہا۔

اس شادی میں شاید سب ہی خوش تھے، مگر ایک عجیب سی اداسی ہر طرف چھائی تھی۔ سب جانتے تھے

کہ معراج روحانے سے محبت کرتا تھا، مگر وہ اتنا مضبوط تھا کہ کسی کو اپنے اندر کی ٹوٹ پھوٹ دکھا نہیں رہا تھا۔

"اگر معراج کچھ کہے، تو شاید یہ شادی رک سکتی ہے..." کسی نے سرگوشی کی۔

"نہیں، وہ کبھی اپنی محبت کا بوجھ روحانے پر نہیں ڈالے گا۔"

اور واقعی، معراج نے کچھ نہیں کہا۔ وہ چپ چاپ کھڑا، روحانے کو کسی اور کے نام ہوتے دیکھ رہا تھا۔

جب روحانے کی رخصتی کا وقت آیا، تو وہ سب سے گلے مل رہی تھی۔ آنکھوں میں آنسو تھے، مگر خوشی بھی تھی۔

جب وہ معراج کے سامنے آئی، تو ایک پل کو خاموش ہو گئی۔ معراج کی آنکھے چیک چیک کر اپنا حال بتا رہی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"معراج، دعا دینا کہ میں ہمیشہ خوش رہوں۔"

معراج نے ہلکا سا سر ہلایا، اس کی آنکھیں نم تھیں مگر اس نے ضبط کر رکھا تھا۔

"تمہیں ہمیشہ خوش دیکھنا ہی تو میرا خواب تھا، روحا نے۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے پہلی بار روح کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ خوش رہو ہمیشہ ۔۔۔ آج اس نے اپنی محبت کو مکمل دفن کر دیا۔

روحانے چلی گئی، صالحہ اسے لے کر رخصت ہو گیا، اور معراج کی دنیا میں بس سناٹا رہ گیا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

اس رات معراج نے خود کو آئینے میں دیکھا—وہی چہرہ، مگر آنکھوں میں ویرانی۔

"یہ جگہ اب میری نہیں رہی"...

اگلے دن اس نے سب کو اپنے فیصلے سے آگاہ کیا۔

"میں جرمنی جا رہا ہوں، ہمیشہ کے لیے۔ اپنا بزنس شروع کرنا چاہتا ہوں، یہاں رہنا ممکن نہیں۔"

کسی نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی۔ شاید وہ سب جانتے تھے کہ اگر وہ رکا، تو اس کا وجود ختم ہو جائے گا۔

ہوائی جہاز نے پرواز بھری، اور راج نے آخری بار اس سرزمین کو دیکھا جہاں اس کی محبت دفن ہوئی تھی۔

وہ جا رہا تھا، مگر اس کا دل ہمیشہ وہیں رہنے والا تھا——روحانے کے پاس، ایک ان کہی محبت کے ساتھ۔

ـــــــــــــــــــــــــــــــــ

رات کا اندھیرا زمین پر دبیز چادر کی طرح پھیل چکا تھا۔

یہ منظر ایک ویران، سنسان گودام، جہاں روشنی کی کوئی کرنی نہیں پہنچتی تھی، وہ جگہ جہاں معصوم لڑکیوں کے خواب نوچ لیے جاتے تھے، جہاں انسانوں کی قیمت لگائی جاتی تھی۔

ابھی بھی وہاجانے کتنی لڑکیوں کی زندگی برباد ہونی تھی۔۔۔۔

مگر آج، وہ جگہ کسی طوفان کے انتظار میں تھی۔

آج وہاکوئی مسیحا آنا تھا۔۔۔۔۔

اندھیرے میں ابھرتا سایہ خاموشی کو چیرتی ہوئی سائے کی طرح حرکت کرتا ایک وجود، مکمل سیاہ ہُوڈی میں، چہرہ نقاب میں چھپائے، قاتلانہ نیلی آنکھیں لیے، وہاں پہنچ چکا تھا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

کام کرتے لوگ چونکے تھے۔۔۔۔

کون ہو تم یہاں کیا کر رہے ہو ایک آدمی بولا۔۔۔

میں کون ہو میرے ایریا میں آ کر یہ کام کر کے تم سب نے اپنی موت کو دعوت دی ہے۔۔۔۔

اس کا انداز اتنا سرد تھا کے سب خوف سے کمپے تھے۔۔۔

"ڈیول..."کسی نے سر گوشی کی۔

Zubi Novels Zone

ہوا میں خطرہ محسوس ہونے لگا۔ جو لوگ اس غیر انسانی کاروبار کو چلا رہے تھے، ان کے دلوں میں عجیب سی بے چینی پیدا ہو رہی تھی۔ ڈیول، جس کا نام سن کر مجرم کانپ جاتے تھے، اب ان کے سامنے تھا۔

ڈیول نے اپنے ایئر فون میں سرگوشی کی، "ٹیم، پوزیشن لے لو۔ کوئی بھی لڑکی نقصان میں نہیں آنی چاہیے۔"

چاروں طرف اس کے ساتھی اپنے ہتھیاروں کے ساتھ تیار تھے۔ اندر بندھی ہوئی معصوم لڑکیاں سہمے ہوئے انداز میں دیوار سے لگی کھڑی تھیں، ان کی آنکھوں میں خوف اور امید کی ملی جلی کیفیت تھی۔

"حرکت کی تو گولی مار دوں گا!" ایک گارڈ دھاڑا۔

مگر اس کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے، ڈیول کی گن خاموشی سے حرکت میں آئی، اور اگلے ہی لمحے وہ زمین پر گر چکا تھا۔

ایک گارڈ کے گرتے ہی باقی سب ہوشیار ہو گئے۔ گودام کے اندر شور مچ گیا، اور پھر ایک خوفناک جنگ چھڑ گئی۔

فائرنگ کی آوازیں، چیخ وپکار، تیز دھار چھریوں کی چمک، اوران سب کے بیچ ایک آدمی، جسے شاید موت کا خوف نہیں تھا——ڈیول۔

وہ کسی درندے کی طرح ان کے بیچ گھوم رہا تھا، ایک ایک کر کے سب کو زمین بوس کر رہا تھا۔

مگر لڑائی آسان نہیں تھی۔ ایک دشمن نے پیچھے سے وار کیا، ڈیول نے اپنے بازو سے حملہ روکا، مگر چھری کی دھار اس کے کندھے میں پیوست ہو گئی۔

مگر درد کا احساس اس کے قریب بھی نہیں آیا۔ وہ پلٹا، دشمن کی کلائی پکڑی، ایک زوردار گھونسا مارا، اور وہ زمین پر گر گیا۔

آخرکار، آخری دشمن بھی گر گیا۔ڈیول نے اپنے زخم کو نظرانداز کرتے ہوئے دروازہ توڑا اور لڑکیوں کو باہر آنے کا اشارہ کیا۔

"تم سب محفوظ ہو،ڈرومت۔"اس کی آواز میں سردی تھی، مگر سکون بھی۔

"یہ سب ختم ہو چکا ہے۔"

لڑکیاں کانپتے قدموں کے ساتھ باہر نکلیں، ان کے چہروں پر یقین کی کرن ابھری۔

ڈیول کے ساتھیوں نے فوری طور پر گاڑیاں تیار کیں، سب کو بٹھایا، اور ہر کسی کو بحفاظت ان کے گھروں تک پہنچانے کا کام شروع کیا۔

جب سب لڑکیوں کو گھر پہنچادیا گیا، تب جا کر ڈیول نے خود کو سنبھالا۔ وہ گاڑی کے پاس آکر رکا، زخمی کندھے پر ہاتھ رکھا، خون رُکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

"سر، آپ کو اسپتال جانا ہوگا۔" اس کے ایک ساتھی نے پریشانی سے کہا۔

ڈیول نے نقاب اتار کر ایک نظر آسمان پر ڈالی۔

"میں ٹھیک ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ اندھیرے میں گم ہو گیا، جیسے وہ کبھی وہاں آیا ہی نہ ہو۔

مگر وہ جہاں بھی تھا، ایک چیز یقینی تھی——
اندھیرے کا راہی ہمیشہ روشنی کے لیے جنگ لڑے گا۔۔۔
مہک جب کمرے میں ای تو نوریز کا زخم دیکھ کر تڑپ گی مگر بولی کچھ نہیں شاید وہ سہی وقت کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سردی کی ہلکی ٹھنڈک تھی، اور چاندنی رات کے سائے میں نوریز کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔ اُس کے چہرے پر سنجیدگی اور آنکھوں میں ایک انجان سا درد تھا۔

کمرے میں صرف مہک کی سانسوں کی آواز گونج رہی تھی، جواُس کے قریب صوفے پر بیٹھی اُسے غور سے دیکھ رہی تھی۔

اب وہ سب کچھ بتانہ چاہتا تھا۔۔

"لٹل ماوس.." نوریز کی آواز گہری اور بھاری تھی۔وہ پلٹااور ماہک کی طرف آیا، جوپہلے ہی اُس کی باتوں کو محسوس کرچکی تھی۔

سب جاننے کا وقت آچکا تھا

"میں تم سے کچھ چھپانا نہیں چاہتا، اور نہ اب چھپا سکتا ہوں..." نوریز کی نظریں زمین پر جمی تھیں، جیسے الفاظ چُننے میں محتاط ہو۔

"آپ جو بھی کہو گے، میں سننے کے لیے تیار ہوں،" ماہک نے نرمی سے کہا، مگر اُس کے دل کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی۔ کوئی خوف تھا جو دل میں تھا۔۔۔۔۔۔

نوریز نے ایک گہری سانس لی اور بولا، "میں وہی ہوں جسے دنیا 'ڈیول' کہتی ہے۔ میں ہی تھا جس نے اس دن تمہیں بچایا تھا۔۔۔ مگر میں غلط کام نہیں کرتا میں وہ ہوں جو اندھیرے میں چھپ کر لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ مگر میں نے یہ سب کسی مقصد کے لیے کیا...

کیسا مقصد مہک نے پوچھا۔۔۔

اپنے ماں باپ کے قاتلوں کو ڈھونڈنے کے لیے۔"

ماہک کی آنکھوں میں حیرت سے پھیل گی تھی، مگر اُس نے خود کو قابو میں رکھا۔

"آپ کے ماں بابا کے قاتل...؟"

"ہاں، وہ سفاک درندے جنہوں نے میری خوشیوں کو چھین لیا، میری زندگی کو برباد کر دیا۔

نوریز نے ایک گھرا سانس لیا اور بتانا شروع کیا۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

رات کا گہرا اندھیرا ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا۔ پورے گھر میں خاموشی تھی، مگر یہ خاموشی طوفان سے پہلے کی خاموشی تھی۔ پندرہ سالہ نوریز اور سولہ سالہ آریز اپنے کمرے میں تھے، جب اچانک گھر کا دروازہ زور سے کھلا۔ ایک چیخ سنائی دی—ایک ایسی چیخ جو دونوں بھائیوں کے دل چیر گئی۔

نوریز نے خوفزدہ ہو کر آریز کی طرف دیکھا،اور دونوں ایک ساتھ دروازے کی طرف دوڑے۔ جیسے ہی وہ سیڑھیاں اُترے،ان کے قدم وہیں جم گئے۔

سامنے کے منظر نے ان کے جسموں کو ساکت کر دیا۔

ان کے والد زمین پر گرے ہوئے تھے،ان کے سینے سے خون بہہ رہا تھا۔ان کی ماں ان کے قریب تھی،اُن کا دوپٹہ خون میں بھیگ چکا تھا،اور آنکھوں میں ایک ناقابلِ یقین خوف تھا۔

"بابا!" آریز کی آواز میں درد بھرا تھا، وہ دوڑ کر باپ کی طرف لپکا، مگر جیسے ہی اُس نے انہیں چھونا چاہا، ایک زوردار تھپڑ اُس کے گال پر پڑا۔

"رک جاؤ!" ایک بھاری آواز گونجی۔

نوریز کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔ اُس نے دیکھا، سامنے سیاہ لباس میں ملبوس چار آدمی کھڑے تھے، اُن کے ہاتھوں میں چمکتی ہوئی بندوقیں اور خنجر تھے۔

"تم نے... تم نے ہمارے بابا کو کیوں مارا؟" نوریز کی آواز کانپ رہی تھی۔

اُن میں سے ایک آدمی ہنسا، وہ ہنسی اتنی سرد اور سفاک تھی کہ نوریز کا جسم کانپ گیا۔

"یہ تمہارے باپ کا انجام تھا، وہ جو ہمارے راستے میں آیا، اُسے مرنا تھا!" آدمی نے آگے بڑھ کر ان کی ماں کے بال پکڑے اور انہیں جھٹکے سے اوپر کھینچا۔

"امی!" نوریز چیخا، مگر اُس کے پیروں میں جیسے زنجیریں پڑ گئی تھیں۔

"بیٹا... بھاگ جاؤ..." ان کی ماں نے روتے ہوئے کہا، مگر اگلے ہی لمحے وہ چیخ اٹھیں جب اُن کے پیٹ میں خنجر پیوست کر دیا گیا۔

"نہیں!" آریز نے غصے سے آدمی پر حملہ کرنے کی کوشش کی، مگر کسی نے اُسے پیچھے دھکیل دیا۔

نوریز کا پورا جسم سُن ہو چکا تھا۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے اُس کے والدین کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا تھا، اور وہ کچھ نہیں کر سکا تھا۔

قاتل ایک آخری بار اُن پر نظر ڈال کر بولا، "یہ تمہارے خاندان کا انجام ہے، یاد رکھنا!" اور پھر وہ تیزی سے غائب ہو گئے، جیسے موت کا طوفان گزر چکا ہو۔

وہ دونوں کو بچا سمجھ کر چھوڑ گے تھے مگر یہ نہیں جانتے تھے آگے یہی بچے ان کی موت بنے گے۔۔۔۔۔

پورے کمرے میں صرف آریز کی سسکیاں اور نوریز کی بے آواز چیخیں باقی رہ گئی تھیں۔

نوریز رینگتا ہوا اپنی ماں کے قریب پہنچا، اُس کے ہاتھ اُن کے خون میں لت پت ہو گئے۔اُس نے لرزتے ہاتھوں سے ان کا چہرہ تھاما، مگر وہ آنکھیں ہمیشہ کے لیے بند ہو چکی تھیں۔

"امی... بابا... واپس آجاؤ... پلیز..." اُس کی ہچکیاں پورے کمرے میں گونج رہی تھیں۔

آریز نے نوریز کو اپنے ساتھ لگایا، دونوں بھائی ایک دوسرے کے وجود کا سہارا لیے ٹوٹ چکے تھے۔

وہ رات نہ صرف ان کے والدین کی زندگی کی آخری رات تھی، بلکہ وہ رات نوریز اور آریز کی معصومیت کی بھی موت تھی۔

اس رات نے نوریز کو اندھیرے میں دھکیل دیا، اُسے وہ 'ڈیول' بنا دیا، جسے دنیا آج دیکھ رہی تھی۔

وقت جیسے وہیں تھم گیا تھا۔

Zubi Novels Zone

زمین پر بہتا ہوا خون، والدین کی بے جان لاشیں، اور نور یز و آریز کی آنکھوں میں ٹھہرے آنسو—یہ سب ایک ایسا خوفناک خواب تھا، جس سے جاگنا ممکن نہیں تھا۔

نوریز کی سانسیں بے ترتیب ہو چکی تھیں، اُس کے وجود میں ایک عجیب سا خلا پیدا ہو رہا تھا۔

اُس کے ننھے ہاتھوں پر اپنی ماں کے خون کے دھبے تھے، جو اُسے جیتے جی مار رہے تھے۔ آریز اُس کے ساتھ ہی زمین پر بیٹھا، دیوار سے ٹیک لگائے رو رہا تھا، جیسے اُس کی پوری دنیا اُجڑ چکی ہو۔

"آری... ہم کچھ نہیں کر سکے..." نوریز کے لرزتے لبوں سے بس یہی نکلا۔

آریز نے نم آنکھوں سے چھوٹے بھائی کی طرف دیکھا، اُس کی مٹھیاں سختی سے بند تھیں، جیسے وہ اپنی بے بسی کو خود پر طاری نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

Zubi Novels Zone

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"ہم کمزور تھے، نورے.."اُس کی آواز بھاری تھی، درد سے لبریز۔"لیکن اب ہم کمزور نہیں رہیں گے۔"

نوریز کی آنکھوں میں ایک خالی پن تھا، مگر اُس کی معصومیت کی جگہ کچھ اور لے رہا تھا—— نفرت، انتقام، اور ایک جنگ جو اُس نے اپنے والدین کے خون کے بدلے میں لڑنی تھی۔

وہ لڑکھڑاتے ہوئے کھڑا ہوا، اپنی خون میں بھیگی قمیض کو دیکھا اور پھر آریز کی طرف پلٹا۔

"یہ خون ہمیں یاد دلائے گا کہ ہم نے کیا کھویا ہے،"اُس نے آہستہ مگر مضبوط لہجے میں کہا۔

"یہ ہمیں یاد دلائے گا کہ ہم اُن سفاک درندوں کے خلاف کھڑے ہونے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔"

آریز نے ایک گہری سانس لی اور نوریز کا کندھا تھاما۔

" ہم کچھ بھی کریں، لیکن یہ راستہ آسان نہیں ہوگا، نوریز۔ ہم اندھیروں میں چھپنا سیکھیں گے، خود کو مضبوط بنائیں گے، اپنی کمزوری کو طاقت میں بدلیں گے۔"

نوریز نے اپنی ماں کے چہرے کو ایک آخری بار چوما، اُس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، مگر اُس نے خود کو کمزور نہیں ہونے دیا۔ اُس نے اپنے اندر جلتے غصے کو محسوس کیا اور اُس غصے کو ایک عہد میں بدل دیا۔

"میں ڈیول بنوں گا، آریز۔ میں اندھیرے کا ایسا سایہ بنوں گا، جو اُنہیں کہیں بھی چین سے جینے نہیں دے گا۔"

آریز نے اُس کی آنکھوں میں وہ شدت دیکھی، جو ایک عام انسان کی آنکھوں میں نہیں ہوتی۔ وہ جانتا تھا، اُس رات نوریز صرف اپنے والدین کو نہیں کھویا تھا، اُس نے اپنی معصومیت، اپنی روشنی، اور اپنی ہنسی بھی کھو دی تھی۔

وہ دونوں بھائی اُس رات یتیم نہیں ہوئے تھے، بلکہ اُس رات وہ کچھ اور بن چکے تھے—اندھیرے کے وارث، وہ سائے جو اپنے دشمنوں کے لیے قیامت ثابت ہونے والے تھے۔

یہ نوریز کے انتقام کی کہانی کی شروعات تھی۔

وہ رات جہاں نوریز اور آریز کے ماں باپ کی آخری رات تھی، وہیں نوریز کے لیے حقیقت اور ہوش کی آخری سرحد بھی ثابت ہوئی۔

جیسے ہی نوریز نے اپنے والدین کی لاشوں کو آخری بار دیکھا، اُس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

اُس کے سر میں شدید درد اٹھا، اور پھر اچانک وہ زمین پر گر گیا۔

آریز نے گھبرا کر اُسے جھنجھوڑا، مگر نوریز کی آنکھیں بند تھیں، اُس کا چہرہ زرد ہو چکا تھا۔

"نوریز! آنکھیں کھولو! نوریز!" آریز کی چیخیں پورے ہال میں گونج رہی تھیں، مگر نوریز بے حس و حرکت پڑا تھا۔

اارایز بہت مشکل سے نوریز کو ہوسپٹل لیا۔۔۔۔

جب آنکھ کھلی، تو نوریز کسی اجنبی جگہ پر تھا۔ سفید دیواریں، ہلکی روشنی، اور اردگرد ڈاکٹرز کے چہرے—یہ سب اُس کے لیے نیا تھا۔ وہ کچھ بھی یاد کرنے کی کوشش کرتا، مگر اُس کا ذہن خالی تھا۔

"یہ کون سی جگہ ہے؟میں یہاں کیوں ہوں؟"اُس نے خود سے سوال کیا، مگر جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔

آریز جواُس کے بستر کے قریب بیٹھا تھا، فوراًاُٹھا۔"نوریز! تمہیں ہوش آگیا؟"

نوریز نے آہستہ آہستہ نظریں اُٹھائیں، آریز کی طرف دیکھا، مگراُس کی آنکھوں میں پہچان کا کوئی عکس نہیں تھا۔

"تم کون ہو؟"

یہ الفاظ آریز کے لیے کسی بجلی سے کم نہیں تھے۔اُس نے زور سے نوریز کا ہاتھ تھاما، جیسے اُسے حقیقت میں واپس کھینچنا چاہتا ہو۔"نوریز، میں آریز ہوں! تمہارا بھائی"!

مگر نوریز کی آنکھوں میں صرف خالی پن تھا۔

Zubi Novels Zone

ڈاکٹر نے آریز کو بازو سے پکڑ کر پیچھے کیا اور

اس کا چیک اپ کرنے لگے کچھ دائر بعد ڈاکٹر نے سنجیدہ لہجے میں کہا،"مسٹر آریز، ہمیں افسوس ہے، مگر آپ کے بھائی نے صدمے کی شدت کی وجہ سے اپنی یادداشت اور دماغی توازن کھو دیا ہے۔

وہ صدمہ اس قدر شدید تھا کہ ان کا دماغ اپنے دفاع میں ماضی کے کچھ حصے بھول چکا ہے۔ وہ ایک عام انسان کی طرح زندگی نہیں گزار سکیں گے۔"

آریز کا دل جیسے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ وہ چاہتا تھا کہ چیخ چیخ کر دنیا کو بتائے کہ اُس کے ساتھ کتنا بڑا ظلم ہوا ہے، مگر وہ بے بس تھا۔ اُس کا سب کچھ چھن گیا تھا، اور اب اُس کا چھوٹا بھائی بھی اُسے نہیں پہچان رہا تھا۔

اُس دن کے بعد آریز نے سب کچھ چھوڑ دیا۔اُس نے اپنے والد کے بزنس کو سنبھالنے کا فیصلہ کیا تاکہ نوریز کے علاج، حفاظت اور زندگی کو بہتر بنایا جاسکے۔ وہ اپنے بھائی کی دنیا بن گیا،اُس کا سایہ،اُس کی دیوار،اوراُس کا محافظ۔

چند سال بعد،لوگ آریز کو ایک کامیاب بزنس مین کے طور پر جاننے لگے، مگر وہ سب نہیں جانتے تھے کہ اُس کی اصل زندگی کیا تھی——وہ صرف اپنے بھائی کے لیے جی رہا تھا۔

نوریز کی حالت دن بہ دن بگڑتی رہی۔ کبھی وہ راتوں کو چیخ کر جاگتا، کبھی کسی پر بھروسہ نہیں کرتا،اور کبھی کسی کے قریب آنا پسند نہیں کرتا تھا۔اُسے اسپیشل میڈیکل ٹیم کی ضرورت رہتی، مگر آریز نے ہار نہیں مانی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وقت گزر گیا، مگر وہ زخم کبھی نہ بھرے۔

اب نوریز 30 سال کا تھا، اور آریز 31 کا۔ نوریز بظاہر نارمل زندگی گزار رہا تھا، مگر اُس کے اندر وہی اندھیر اپل رہا تھا۔ وہ اب بھی راتوں کو جاگ کر کسی انجان درد میں سسکتا تھا، اُسے اب بھی لگتا تھا کہ وہ کچھ کھو چکا ہے، مگر وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ کیا تھا۔

آریز ایک کامیاب بزنس مین بن چکا تھا، مگر اُس کے دل میں سکون نہیں تھا۔

اُس کا بھائی اب بھی اُسی رات میں قید تھا، جہاں اُن کے ماں باپ کو مار دیا گیا تھا۔

Zubi Novels Zone

میں 2 سال پاگل رہا لٹل ماوس۔۔۔اس نے سامنے سکت بھٹی مہک سے کہا جس کی آنکھیں سے آنسو روک نہیں رہے تھے۔۔۔

میں صرف سولہ سال کا تھا جب یہ سب ہوا۔۔۔

اب بھی میں بلکل ٹھیک نہیں ہو میں اپنے غصے پر کابو نہیں رکھ پاتا۔۔۔

ہم دونوں نے میرے ذہنی بیماری کا ڈرامہ رچایا، تاکہ دشمنوں کو یہ لگے کہ میں کمزور ہوں، بے بس ہوں، مگر حقیقت میں میں ہر پل بدلے کی تیاری کر رہا تھا۔"

مہک نے بے یقینی سے اُسے دیکھا، مطلب آرایز بھی سب جانتا تھا۔۔۔

مگر پھر اُس کی نظروں میں نرمی آگئی۔

"اور آپ نے یہ سب اکیلے کیا؟"

"نہیں اری میرے ساتھ ہر پل تھا، مگر ہر پل مجھے کسی نہ کسی اسے کا ساتھ چاہیے تھا جو میرا ہو۔ اور اب، میں تمہیں بتا رہا ہوں کیونکہ میں تمہیں اپنی زندگی کا وہ سچ دینا چاہتا ہوں جواب تک کسی کو نہیں معلوم۔"

نوریز کے لہجے میں درد تھا، مگر اُس کی آنکھوں میں ایک چمک تھی، ایک عزم کی چمک۔

مہک نے ایک لمحے کے لیے آنسوں سے بھری آنکھیں بند کیں، جیسے ہر چیز کو دل میں بٹھا رہی ہو۔ پھر اُس نے ہاتھ بڑھایا اور نوریز کا ہاتھ تھام لیا۔

"مجھے آپ پر فخر ہے، نوریز۔"

نوریز نے چونک کر اُسے دیکھا۔ "کیا...؟

تمہیں مجھ سے نفرت نہیں ہوئی؟"

"نفرت؟ "

ماہک ہلکا سا مسکرائی۔

" جو شخص دوسروں کی مدد کرتا ہے، جو اپنے والدین کے انصاف کے لیے لڑتا ہے، جو اندھیرے میں رہ کر روشنی کے لیے کام کرتا ہے،اُس سے نفرت کیسے ہو سکتی ہے؟ میں آپ کے ساتھ ہوں، ہر قدم پر۔ "

نوریز نے حیرت اور خوشی کے ملے جُلے جذبات کے ساتھ ماہک کو دیکھا۔

"تمہیں یقین ہے مجھ پر؟"

مہک نے اُس کی آنکھوں میں جھانک کر کہا، "ہاں، اور میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں آپ کے ساتھ رہوں گی، آپ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑوں گی۔"

نوریز کے دل میں ایک عجیب سا سکون اُتر آیا۔ اُس نے پہلی بار خود کو مکمل محسوس کیا۔

اُس کی چھوٹی چوہیا، اُس کی ہمسفر، اُس کا یقین بن چکی تھی۔
تھنکیو تھنکیو لٹل ماوس تم اللہ کا تحفہ ہو میرے لئے۔۔۔۔۔

زندگی ہمیشہ ویسی نہیں ہوتی جیسی ہم چاہتے ہیں۔ کچھ کہانیاں وقت کی دھول میں کھو جاتی ہیں، اور کچھ کہانیاں انتظار کی صلیب پر لٹک جاتی ہیں۔

روحانے اور مرج کی کہانی بھی شاید ختم ہو چکی تھی، مگر وقت نے ایک ایسا موڑ لیا کہ وہ کہانی دوبارہ زندہ ہو گئی——دوبارہ ایک نئی شروعات کے لیے۔

Zubi Novels Zone

تیرہ سال بیت چکے تھے۔

تیرہ سال پہلے، جب روحانے کی شادی ہوئی تھی، معراج نے خود کو ایک ویران راہ پر چھوڑ دیا تھا۔ وہ محبت، جس کے لیے وہ سب کچھ قربان کر سکتا تھا، وہ کسی اور کی ہو چکی تھی۔

"میں نے ایک گلاب چھوڑ کر خود کو کانٹوں سے آراستہ کیا، اور واقعی کانٹوں سے آراستہ ہو گیا۔"

یہی حقیقت تھی۔ معراج نے خود کو کام میں غرق کر دیا، ہر احساس کو، ہر جذبے کو دفن کر دیا۔ مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ ایک دن اسے اسی محبت کے سامنے پھر سے کھڑا ہونا پڑے گا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جس دن اسے خبر ملی کہ روحانے ٹوٹ چکی ہے، اس دن وہ سب چھوڑ کر واپس آ گیا۔ وہ زندگی، جو اس نے برسوں میں بنائی تھی، وہ کامیابیاں، جو اس نے حاصل کی تھیں۔۔۔۔سب بے معنی لگنے لگا۔

"وہ زندگی چھوڑ کر، جو آپ نے خود کے لیے 13 سال سے زیادہ وقت میں بنائی تھی، سب چھوڑ کر واپس آ گئے۔"

Zubi Novels Zone

واپس آکر جو دیکھا، وہ مزید تکلیف دہ تھا۔ روحانے، جو کبھی زندگی سے بھرپور تھی، اب ایک زندہ لاش بن چکی تھی۔ وہ دکھوں میں لپٹی ہوئی تھی، زخموں سے بھری ہوئی، نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی طور پر بھی۔

"اس نے مجھے توڑا تھا، میری بیٹیوں کے دلوں کو بھی چیر دیا تھا، میرے اپنوں کی زندگی کو بکھیر دیا تھا۔"

مرج نے اسے اسی حال میں قبول کیا، جہاں کوئی اور ہوتا تو پیچھے ہٹ جاتا۔ اس نے روحانے کو دوبارہ جوڑنا شروع کیا، اس کی ہر ٹوٹی کرچی کو محبت سے سمیٹا، اسے خود پر اور خدا پر یقین واپس دلایا۔

یہ آسان نہیں تھا۔ وقت لگا، مگر وہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہا۔ روحانے کے لیے وہ محبت صرف ایک جذباتی سہارا نہیں تھی، بلکہ وہ زندگی کا وہ روشنی تھا جس نے اندھیروں میں اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"13 سال لگے مجھے آپ کی محبت جاننے میں، آپ کا ہونے میں۔"

13 سال بعد، جب روحانے مکمل طور پر اس کی ہو چکی تھی، تب معراج نے ایک فیصلہ کیا—اس محبت کو ہمیشہ کے لیے امر کرنے کا۔

"شادی؟" روحانے نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہاں، میں چاہتا ہوں کہ اس بار تم کسی زبردستی یا مجبوری میں نہیں، بلکہ خوشی اور سکون کے ساتھ میرے ساتھ رہو۔ میں تمہیں وہ عزت اور محبت دینا چاہتا ہوں جو تمہارے نصیب میں ہونی چاہیے تھی۔"

روحا نے اسے دیکھا، وہی معراج، جو ہمیشہ اس کے لیے تھا، جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گا۔

آنکھوں میں آنسو تھے، مگر اس بار یہ آنسو دکھ کے نہیں تھے—یہ سکون کے آنسو تھے، محبت کے آنسو تھے۔

جب روحانے اور معراج نکاح کے بندھن میں بندھے، تو یہ محض ایک رشتہ نہیں تھا، بلکہ یہ اس محبت کی تکمیل تھی جو وقت کی آزمائشوں میں ثابت قدم رہی۔

"شادی کے ایک ہفتے بعد، مکمل طور پر تمہاری ہو گئی۔"

یہ وہ لمحہ تھا جہاں ساری اذیت، ساری تکلیف پیچھے رہ گئی تھی۔ اب صرف محبت باقی تھی، وہ محبت جو نہ وقت سے ہاری، نہ حالات سے، نہ کسی اور سے۔

یہ ایک نئی شروعات تھی، جہاں روحانے صرف معراج کی تھی——ہمیشہ کے لیے۔

محبت کا نیا رنگ——مرج کا روحانے کی بیٹیوں کو سنبھالنا

محبت صرف ایک شخص سے نہیں ہوتی، بلکہ اس کے ساتھ جڑے ہر رشتے سے بھی جُڑی ہوتی ہے۔ راج نے صرف روحانے کو نہیں اپنایا، بلکہ اس کے بکھرے ہوئے رشتوں کو بھی اپنی محبت کی پناہ میں لے لیا۔

نکاح کے بعد جب راج نے روحانے کی بیٹیوں کو دیکھا تو ان کی آنکھوں میں ایک انجانا خوف تھا—وہ خوف، جو برسوں کی محرومیوں نے پیدا کیا تھا، جو باپ کے نام پر آئے زخموں کی یاد دلاتا تھا۔

راج نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ کسی کے باپ کا کردار نبھائے گا، مگر محبت قربانی کا دوسرا نام ہے۔ اور اگر وہ روحانے سے محبت کرتا تھا، تو اسے اس کے بچوں سے بھی محبت کرنی ہوگی۔

شروع میں سب کچھ آسان نہیں تھا۔ بچیاں، جو اپنے ماضی کے زخموں سے گزری تھیں، راج کے قریب آنے سے جھجھک رہی تھیں۔ وہ محبت کو کھونے کے درد سے گزری تھیں، اس لیے دوبارہ کسی پر یقین کرنا ان کے لیے مشکل تھا۔

مگر راج نے کبھی زبردستی نہیں کی، نہ ان کے دل میں اپنی جگہ بنانے کے لیے کوئی چالاکی برتی۔ وہ بس وہی کر رہا تھا جو ایک باپ کرتا ہے—خاموشی سے، نرمی سے، ان کی حفاظت کر رہا تھا، ان کے ساتھ کھڑا ہو رہا تھا۔

وہ ان کے لیے چھوٹے چھوٹے کام کرتا، ان کے اسکول کے معاملات دیکھتا، ان کے پسندیدہ کھانے بنواتا، یہاں تک کہ جب وہ بیمار ہوتیں، تو پوری رات جاگ کر ان کے سر پر ہاتھ رکھتا۔

ایک دن، جب سب ناشتے کے لیے بیٹھے تھے، چھوٹی بیٹی، جو اب تک ہمیشہ راج سے فاصلے پر رہتی تھی، آہستہ سے آگے بڑھی اور سر جھکا کر بولی:

"کیا ہم آپ کو پاپا کہہ سکتے ہیں؟"

یہ ایک لمحہ تھا—ایسا لمحہ، جس نے راج کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا کر دی۔

روحانے نے حیرانی سے بیٹی کو دیکھا، مگر راج مسکرایا، ایک وہ مسکراہٹ جو اندر کی خوشی اور تسلی کا اظہار تھی۔

"تمہیں اجازت لینے کی ضرورت نہیں، میں تمہارا پاپا ہوں۔"

یہ کہتے ہی بڑی بیٹی، جو ہمیشہ سب سے زیادہ سنجیدہ رہتی تھی، آگے بڑھی اور راج کے سینے سے لگ گئی۔

یہ پہلی بار تھا جب ان کے دل کے زخموں پر محبت کا مرہم لگا تھا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

وقت کے ساتھ، راج نے نہ صرف ایک شوہر بلکہ ایک باپ کی حیثیت سے بھی اپنی جگہ بنائی۔ وہ بچیوں کے ساتھ ان کے اسکول کے پروجیکٹس پر کام کرتا، ان کے ساتھ کہانیاں سنتا، انہیں گھمانے لے جاتا، اور جب بھی وہ کسی چیز میں ناکام ہوتیں، تو انہیں حوصلہ دیتا۔

یہ آسان نہیں تھا۔ان کی عادتیں،ان کے دکھ،ان کی محرومیاں وقت کے ساتھ جڑی ہوئی تھیں، مگر مرج نے کبھی پیچھے ہٹنے کا نہیں سوچا۔

وہ جانتا تھا کہ باپ ہونا صرف خون کے رشتے سے مشروط نہیں ہوتا، بلکہ یہ ایک احساس،ایک ذمے داری،اور ایک محبت ہے جو دل سے کی جاتی ہے۔

اور راج نے ان کی ماں سے محبت کی تھی——تو پھر ان کی بیٹیوں سے محبت نہ کرنا کیسے ممکن تھا؟

کچھ ماہ بعد، جب روحانے نے اپنے کمرے میں داخل ہو کر یہ منظر دیکھا کہ اس کی دونوں بیٹیاں راج کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھیں، بڑی بیٹی اس کی گود میں سر رکھے کچھ پڑھ رہی تھی اور چھوٹی اسے اپنی کوئی باتیں سنا رہی تھی، تو اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

یہ وہ سکون تھا، وہ محبت تھی جو شاید اس کے مقدر میں برسوں بعد لکھی گئی تھی۔

Zubi Novels Zone

راج نے اوپر دیکھا، روحانے کو دروازے پر کھڑا دیکھ کر مسکرایا، جیسے کہہ رہا ہو——

"یہی تو میرا وعدہ تھا، میں تمہیں بکھرنے نہیں دوں گا، نہ تمہیں، نہ تمہاری بیٹیوں کو۔"

یہ محبت کی معراج تھی——جہاں محبت نے نہ صرف دو دلوں کو، بلکہ پورے ایک خاندان کو جوڑ دیا تھا۔

Zubi Novels Zone

رات کا اندھیرا اپنے سائے پھیلا چکا تھا۔ چاندنی کھڑکی سے اندر آ رہی تھی، اور ہلکی بارش کی بوندیں کھڑکی کے شیشے سے ٹکرا رہی تھیں، جیسے کوئی مدھم دھن بجا رہی ہو۔ کمرے میں صرف دو دلوں کی دھڑکنیں سنائی دے رہی تھیں — ایک بے قرار، دوسری بے خوف۔

مہک کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا، جیسے کوئی پہلی بار کسی خواب کی حقیقت میں قدم رکھ رہا ہو۔ نوریز کی نظریں اس پر جمی تھیں، گہری، پراسرار، مگر محبت سے بھری ہوئی۔ وہ ہمیشہ سے شدید تھا، مگر آج اس کی شدت میں کچھ اور اضافہ تھا — ایک جنون، ایک بے قراری۔

محک نے اپنی پلکیں جھکا لیں، اس کی نظروں کی تپش برداشت کرنا مشکل لگ رہا تھا۔ مگر نوریز نے آہستہ سے اس کی ٹھوڑی اوپر کی، جیسے چاہتا ہو کہ وہ اس سے نظریں نہ چرائے۔

"لٹل ماوس، کیا تمہیں مجھ پر یقین ہے؟" نوریز کی آواز بھاری تھی، مگر اس میں نرمی بھی تھی۔

محک نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا۔ "ہمیشہ۔"

یہی وہ لمحہ تھا جب نوریز نے آہستہ سے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا، اس کے نرم لبوں پر اپنی سانسوں کی حدت چھوڑ دی۔ محک کی سانسیں بے ترتیب ہو گئیں، اس کا دل کسی ساز کی طرح دھڑکنے لگا۔

کمرے کی فضا میں محبت کی خوشبو گھلنے لگی، نوریز نے آہستہ سے اسے قریب کر لیا، جیسے وہ اس کی دنیا ہو، اور وہ اپنی پوری شدت سے اس میں کھو جانا چاہتا ہو۔ محک کے گال سرخ ہو گئے، مگر آج وہ خود کو روکنا نہیں چاہتی تھی۔ آج وہ نوریز کے جذبات کی شدت کو محسوس کرنا چاہتی تھی، اس کی محبت کو مکمل طور پر اپنانا چاہتی تھی۔

رات گزر رہی تھی، چاند اپنی روشنی سے انہیں دیکھ رہا تھا، اور بارش کی بوندیں ان کے پیار کی کہانی کو گواہ بنا رہی تھیں۔ نوریز کی محبت آج مکمل ہو رہی تھی، اور

محک آج ہمیشہ کے لیے اس کی ہو رہی تھی۔۔۔ جسم سے بھی، روح سے بھی، دل سے بھی۔

یہ ایک ایسی رات تھی جو ہمیشہ کے لیے ان کی یادوں میں چمکتی رہے گی۔۔۔ محبت، شدت، اور مکمل ہونے کی رات۔

ZNZ Zubi Novels Zone

زندگی امتحانوں کا دوسرا نام ہے، اور محبت وہ روشنی ہے جو ہر اندھیرے میں راستہ دکھاتی ہے۔ روحانے اور مرج نے زندگی کے ہر موڑ پر اپنی محبت کی آزمائش دی، کبھی قسمت سے لڑے، کبھی وقت سے، اور کبھی خود سے۔ مگر آخر میں، وہ محبت ہی تھی جو انہیں ہر جنگ میں جیت دلانے والی ثابت ہوئی۔

Zubi Novels Zone

ہسپتال کے سفید در و دیوار، بے شمار مشینوں کی آوازیں، اور روحانے کا آنکھوں میں بے تحاشا خوف لیے ایک کونے میں بیٹھے ہونا — یہ منظر کسی کے لیے بھی برداشت کرنا آسان نہیں تھا۔ راج کی حالت نازک تھی، ڈاکٹرز نے جواب دے دیا تھا، اور روحانے کی آنکھوں میں آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

"ہم پوری کوشش کر چکے ہیں، مگر اگر کوئی معجزہ نہ ہوا تو..." ڈاکٹر نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی، مگر روحانے نے سر اٹھا کر مضبوط لہجے میں کہا:

"معجزے ہوتے ہیں، اور میں نے اپنی زندگی میں سب سے بڑا معجزہ خود جیتا ہے — راج! میں نے اسے کھویا نہیں، اور نہ اب کھونے دوں گی۔ میں جانتی ہوں، وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتا، وہ میرا ہے اور ہمیشہ میرا رہے گا۔"

ڈاکٹر نے ایک گہری سانس لی، جیسے اسے روحانے کے مضبوط یقین کا اندازہ ہو گیا ہو۔ "ہم اپنی پوری کوشش کریں گے، مگر آپ دعا کریں۔ کبھی کبھی، امید بھی دوا بن جاتی ہے۔"

وقت جیسے تھم سا گیا تھا۔روحانے نے سجدے میں سر رکھا اور رب سے فریاد کی:

"یا اللہ، اگر میری محبت سچی ہے، اگر میں نے اپنی پوری زندگی راج کے بغیر جینے کا ایک لمحہ بھی نہیں سوچا، تو مجھے آزمامت۔میں نے ہر درد برداشت کیا، مگر اس کے بغیر نہیں رہ سکتی۔اسے بچا لے، میرے اللہ، میری محبت کو بکھرنے نہ دے۔"

کچھ لمحے خاموشی میں گزرے، اور پھر جیسے قسمت نے اس کی دعا سن لی۔

کمرے سے ڈاکٹر تیزی سے نکلا،اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ مسکراہٹ بھی تھی۔

"یہ ایک معجزہ ہے! راج خطرے سے باہر ہے،اس کا جسم ریکور کر رہا ہے،اور سب سے بڑی بات——وہ ہوش میں آگیا ہے"!

روحانے نے بے یقینی سے ڈاکٹر کی طرف دیکھا،پھر اپنے رب کی طرف، جس نے اس کی محبت کا مان رکھ لیا تھا۔

دن گزرتے گئے، راج مکمل طور پر صحت یاب ہو چکا تھا۔ وہ مضبوط تھا، مگر روحانے کی محبت نے اسے اور بھی طاقتور بنا دیا تھا۔

اور پھر، وہ لمحہ آیا، جس نے ان کی خوشیوں کو مکمل کر دیا۔

ہلکی بارش کی بوندیں کھڑکی سے ٹکرا رہی تھیں، کمرے میں ہلکی زرد روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

معراج کھڑکی کے قریب کھڑا تھا، بارش کی بوندوں کو دیکھتے ہوئے کہیں کھوئی ہوئی۔اُس کی آنکھوں میں ایک عجب سا سکون تھا، مگر دل میں طوفان برپا تھا۔

روح نے آہستہ سے اُس کے قریب آکر کھڑے ہوتے ہوئے کہا، "بارش پسند ہے تمہیں؟"

معراج نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کیں، جیسے کوئی پرانی یاد تازہ ہو رہا ہو۔پھر ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولا، "ہاں، ہمیشہ سے۔"

روح کی نظریں اُس پر جمی تھیں، جیسے وہ اُس کی ہر سانس کو محسوس کر رہی ہو۔

اُس نے نرمی سے کہا، "ہم 8 سال کے تھے جب پہلی بار بارش میں بھیگے تھے، یاد ہے؟"

معراج ہلکا سا ہنسی، مگر آنکھوں میں نمی تھی۔ "ہاں، یاد ہے۔

اُس وقت تم مجھ سے چھوٹے قد کے تھے، اس لیے میں تمہیں چڑھانے کے لیے 'چھوٹو' کہتی تھی۔"

روح نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا، "اور اب؟"

روح نے اُس کی طرف دیکھا، پھر دھیرے سے بولی، "اب تم مجھ سے لمبے ہو، مگر تم نے کبھی مجھے 'چھوٹی' نہیں کہا... بلکہ ہمیشہ کہتے ہو کہ میں تمہاری آغوش میں 'پرفیکٹ فٹ' آتی ہوں۔"

راج نے ایک گہری سانس لی اور آہستہ سے اُس کا ہاتھ تھام لیا۔

"تم جانتی ہو کیوں؟" اُس کی آواز میں سنجیدگی تھی۔

روح نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا، جیسے کسی ان کہی بات کو پڑھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

رآج نے اُس کی پیشانی پر اپنی انگلی سے ہلکی سی لکیر کھینچی، جیسے کوئی نادیدہ نشان چھوڑ رہا ہو۔

" کیونکہ جب تمہیں اپنے سینے سے لگاتا ہوں، تو تمہارا قد میرے دل سے ذرا سا اونچا ہوتا ہے"...

روح کا دل ایک پل کے لیے زور سے دھڑکا۔

"وہ دل..." راج نے اُس کی آنکھوں میں جھانکا، "جس کے بارے میں میں نے کبھی تمہیں نہیں بتایا کہ وہ میں نے کب تمہیں دے دیا۔"

روح کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ اُس کے لب کانپے، جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی ہو، مگر الفاظ راستہ نہیں پا رہے تھے۔

"روح..." اُس کی آواز مدھم تھی، مگر اُس میں ہزاروں جذبات تھے۔

راج نے اُس کے چہرے کو نرمی سے تھاما، جیسے وہ اُسے ہمیشہ کے لیے اپنے حصار میں رکھنا چاہتا ہو۔

"روح، میں نے تمہیں ہمیشہ سے چاہا ہے... ہمیشہ سے۔ مگر میں نے کبھی تمہیں مجبور نہیں کیا، کیونکہ محبت زبردستی نہیں ہوتی۔ مگر اب... اب اگر تم خاموش رہیں، تو شاید میں مر جاؤں گا۔"

روح کی آنکھ سے ایک آنسو گر کر اُس کے ہاتھ پر ٹپکا۔

"اور اگر میں تمہارے بغیر جی بھی لوں، تو وہ جینا کیسا ہوگا؟"

بارش تیز ہو چکی تھی، مگر اندر ایک خاموش طوفان کھڑا تھا۔

کیا روح کے لبوں پر کوئی جواب تھا؟ یا پھر اُس کے آنسو ہی سب کچھ کہہ چکے تھے؟

اچانک۔۔۔۔

جب روحانے نے معراج کو ہلکی سی شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا اور اس کا ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھا، تو راج نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔

آپ کے ہر سوال کا جواب ہماری محبت کی نشانی ہے۔۔۔۔۔۔

"روحانے...؟"

"ہاں راج، ہم ماں باپ بننے والے ہیں"!

یہ الفاظ جیسے پوری کائنات نے سنے تھے۔

راج نے بے یقینی سے روحانے کو دیکھا، پھر اسے بانہوں میں بھر لیا۔

"ہم جیت گئے، روحانے۔ ہم نے ہر چیز کا مقابلہ کیا، اور ہم نے محبت کو جیتا۔"

زندگی ہمیشہ آسان نہیں ہوتی۔ محبت میں امتحان آتے ہیں، وقت کبھی بے رحم ہو جاتا ہے، مگر وہی جیتتا ہے جو صبر کرتا ہے، جو اپنی محبت پر یقین رکھتا ہے، جو وقت کے طوفان میں بھی ثابت قدم رہتا ہے۔

روحانے اور معراج کی کہانی صرف محبت کی نہیں، صبر، بھروسے، اور اللہ پر یقین کی کہانی بھی ہے۔

"سچی محبت کبھی ہار نہیں مانتی، اور جو لوگ اپنی محبت کے لیے صبر کرتے ہیں، وہ ایک دن خوشیوں کی معراج پر پہنچ جاتے ہیں۔"

ZNZ
Zubi Novels Zone

یہی محبت کی اصل پہچان ہے — انتظار، یقین، اور ایک دوسرے کے لیے لڑنے کا حوصلہ۔

محبت، قربانی اور صبر۔۔۔۔

مہک اپنے نوریز کے ساتھ بہت خوش تھی ساری محرومیاں تو جسے وہ بھول گی تھی
۔۔آج وہ اپنے جان عزیز شوہر کو سپراز دینے کے لیے باہر ای تھی مگر اچانک
ایک گاڑی ای اور مہک کو اندر کھنچا۔۔۔۔۔۔

ماہک کی چیخیں سناٹے میں گم ہو چکی تھیں۔اُس کے ہاتھ مضبوطی سے بندھے
ہوئے تھے،اور آنکھوں پر پٹی بندھی تھی۔گاڑی کسی سنسان راستے پر تیزی سے
دوڑ رہی تھی۔وہ جتنا ہلنے کی کوشش کرتی،رسی اتنی ہی اُس کی کلائیوں میں
گہرے نشان چھوڑتی۔

اُس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔"نوریز..."وہ دل ہی دل میں اُس کا نام
پکار رہی تھی،جیسے وہ اُسے سن لے گا،جیسے وہ اُسے بچانے آ جائے گا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مگر دوسری طرف، نوریز کے دماغ میں جیسے کوئی آگ جل رہی تھی۔

وہ بار بار اپنی بند مٹھیوں کو کھول اور بند کر رہا تھا۔ "کس نے جُرات کی اُسے لے جانے کی؟"

Zubi Novels Zone

آریز نے نوریز کو غصے سے دیکھا، "ہمیں سوچ سمجھ کر چلنا ہو گا، تمہیں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔"

مگر نوریز کی آنکھوں میں وہی پرانی چمک تھی، وہی وحشت، جو برسوں پہلے دفن ہو چکی تھی۔

"یہی تو مسئلہ ہے، بھائی۔ میں نے سوچنا چھوڑ دیا ہے۔ اب وقت ہے کہ میں صرف عمل کروں۔"

.

اتم جانتے ہو، اریز؟ میں صرف تمہارا بھائی نوریز نہیں، میں وہ ہوں جسے دنیا 'ڈیول' کے نام سے جانتی ہے"!

اریز نے اسے دیکھا، مگر نوریز کے چہرے پر چمکتی سردی نے سب کچھ واضح کر دیا۔

"وہ سب لوگ جنہوں نے ہمارے ماں باپ کو بے دردی سے مارا تھا، میں نے ایک ایک کو ڈھونڈ کر جہنم واصل کیا ہے... مگر آخری دشمن ابھی باقی ہے۔اور اس بار، ان درندوں نے میری سب سے قیمتی چیز کو چھیننے کی کوشش کی ہے—— محاک کو
اس نے اپنی موت کو خود دعوت دی ہے"!

دھوئیں سے بھری ویران عمارت میں، محک کو ایک کرسی سے باندھا گیا تھا۔اس کے چہرے پر خوف کے آثار تھے، مگر آنکھوں میں وہی چمک تھی ـــــ نور یز پر مکمل یقین۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تمہارا ڈیول تمہیں بچانے آجائے گا؟" دشمن کا سرغنہ مکروہ ہنسی ہنسا۔

محک نے ہلکا سا مسکرا کر کہا، "وہ آئے گا... اور جب آئے گا، تو تم سب کے لیے موت ساتھ لائے گا"!

Zubi Novels Zone

نوریز اور اریز مکمل تیاری کے ساتھ اس ویران جگہ پہنچے۔ دشمنوں کی تعداد زیادہ تھی، مگر نوریز کے چہرے پر ایک سفاک مسکراہٹ تھی۔

"یہ وہی جگہ ہے، جہاں ہمارے ماں باپ کی چیخیں گونجی تھیں۔ آج، میں وہی منظر تم لوگوں کے لیے دہرانے آیا ہوں"!

جنگ شروع ہو چکی تھی — گولیاں چل رہی تھیں، چیخیں گونج رہی تھیں، اور نوریز اپنی پوری شدت کے ساتھ دشمنوں کو تہس نہس کر رہا تھا۔

نوریز اور آریز اندھیرے میں لپٹے اس گودام تک پہنچے، جہاں ماہک کو رکھا گیا تھا۔

نوریز کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھیں، اُس کی آنکھوں کے آگے دھند چھانے لگی۔ جیسے کوئی پرانا زخم پھر سے ہرا ہو گیا ہو۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"بس چند لمحے اور، میری لٹل ماوس میں آرہا ہوں۔"

جونہی دروازہ توڑا گیا، گودام میں گولیوں کی بارش ہونے لگی۔ مگر نوریز کسی شیر کی طرح آگے بڑھا، اُس کے وار تیز، آنکھوں میں موت کا سایہ۔

اُس نے ایک کے بعد ایک دشمن کو گرایا، جب تک کہ وہ ماہک تک نہیں پہنچ گیا۔

"نوریز!" مہک کی آنکھوں میں آنسو تھے، مگر اُن میں خوف نہیں، یقین تھا۔

نوریز نے اُس کی رسیوں کو کاٹا، اُسے آزاد کیا، اور اُسے خود سے لگالیا۔

" میں نے کہا تھا نا، تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ "

ابھی وہ وہاں سے نکلتے کے ان کو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔

آخر کار، وہ شخص اس کے سامنے آیا جس نے نوریزا اور اریز کے ماں باپ کو قتل کیا تھا۔

کون ہو تم۔۔۔۔۔۔

"یاد ہے، جب تم نے میرے والدین کو قتل کیا تھا؟ آج میں تمہیں وہی درد دوں گا

ہاہا تم چوٹھے سے کیڑے مجھے مارو گے ہاہاہا وہ آدمی حسہ

وہ نہیں مگر میں ضرور کروگا ارایز نے سفاکی سے دشمن کو گھٹنوں پر گرایا اور آخری گولی اس کے سر میں اتار دی۔

جنگ ختم ہو چکی تھی

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

، گودام میں خاموشی چھا چکی تھی۔ دشمن سب ختم ہو چکے تھے۔ نوریز نے مہک کو خود سے قریب کیا، اور جیسے ہی وہ باہر نکلنے کے لیے مڑا——

"دھاں"!

ایک گولی چلنے کی آواز آئی۔

وقت جیسے رک گیا۔

نوریز کو لگا جیسے کسی نے اُس کے دل کے عین درمیان خنجر گھونپ دیا ہو۔

ماہک کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں، اُس کے لبوں سے ایک ہلکی سی کراہ نکلی، اور اگلے ہی لمحے وہ لڑکھڑا کر نوریز کے سینے سے ٹکرا گئی۔

"مہک!" نوریز کی دھاڑ پورے گودام میں گونجی۔

Zubi Novels Zone

اُس نے گھبرا کر مہک کے گرد اپنی بانہیں مضبوط کیں۔

اُس کے ہاتھوں میں گرم، سرخ خون بہہ رہا تھا—مہک کا خون۔

"نہیں... نہیں... نہیں!" نوریز کی آنکھوں میں وحشت تھی۔

آریز نے فوراً آخری دشمن کی طرف گولی چلائی، جو ابھی تک چھپا ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ شخص زمین پر گرا، آریز نے نوریز کی طرف دوڑ لگائی۔

"نوریز! مہک کو سنبھالو!" آریز چلایا۔

مگر نوریز جیسے ہوش کھو چکا تھا۔

اُس کی سانسیں تیز ہو چکی تھیں، اُس کے ہاتھ کانپ رہے تھے، مگر وہ مہک کو خود سے ایک انچ دور نہیں ہونے دے رہا تھا۔

"لٹل ماوس! آنکھیں کھولو، damn it!" اُس نے ماہک کے چہرے پر ہاتھ پھیرا، اُس کی پیشانی کو چوما، مگر ماہک کی آنکھیں دھندلا رہی تھیں۔

"نو...ریز..." ماہک نے کمزور سی آواز میں کہا، اُس کے لبوں سے خون نکلنے لگا۔

"خاموش! کچھ مت کہو! میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا!" نوریز نے اُس کے زخم پر ہاتھ رکھا تاکہ خون روک سکے، مگر خون مسلسل بہہ رہا تھا۔

Zubi Novels Zone

نوریز کا سانس بے ترتیب ہونے لگا، اُس کی آنکھوں کے آگے پرانی تصویریں دوڑنے لگیں —— اُس کی ماں، اُس کے باپ، خون میں لت پت، بے جان... اور اب ماہک بھی؟

"نہیں... میں تمہیں کھونے نہیں دوں گا!" اُس کی آواز میں وحشت تھی، جنون تھا۔

"آریز! گاڑی نکالو! ابھی فوراً!" اُس نے چیختے ہوئے کہا۔

آریز نے ایک لمحے کی بھی دیر نہ کی۔ وہ جانتا تھا، اگر مہک کو کچھ ہو گیا تو نوریز شاید دوبارہ وہی نوریز نہ رہ سکے۔

گاڑی پوری رفتار سے اسپتال کی طرف بھاگ رہی تھی۔

نوریز نے ماہک کو اپنی گود میں لے رکھا تھا،اُس کا پورا وجود خون میں نہایا ہوا تھا۔

"بس تھوڑا سا اور، لٹل ماوس، میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔"

مگر مہک کی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں، اُس کی سانسیں مدھم پڑ رہی تھیں۔

نوریز نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑا، جیسے اگر وہ چھوڑ دے گا تو مہک اُس سے ہمیشہ کے لیے چھن جائے گی۔

"میں تمہیں جانے نہیں دوں گا، لٹل ماوس"!

مگر کیا قسمت واقعی نوریز کی تھی؟ یا پھر یہ درد ابھی باقی تھا؟

ایک لمحے نے نوریز کی دنیا کو ہلا دیا—اس کے سفید لباس پر خون کے سرخ دھبے نمایاں تھے۔

"لٹل ماوس!" نوریز نے اسے قریب کیا، مگر اس کی سانسیں کمزور ہو رہی تھیں۔

ZNZ Zubi Novels Zone

ہسپتال پہنچنے تک، ڈاکٹرز نے اسے ایمرجنسی میں لے لیا، مگر کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا اور آہستہ سے بولا:

"ہم معذرت خواہ ہیں...ان; کو بچانا ممکن نہیں"!

یہ سن کر نوریز کے قدموں تلے زمین نکل گئی۔

کیا مطلب نہیں بچا سکتے اسے بچاو ورنہ تمہارے ہوسپٹل کو آگ لگادو گا نوریز دہاڑا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر ڈر کر پیچھے ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

ارزیز آگے بڑھا اور اپنے بھائ کو گلے لگایا تو وہ بچو کی طرح رونے لگا اس کی چیخے پورے ہوسپٹل میں گونج رہی تھی۔۔۔

بھائ وہ کیسے جاسکتی ہے میں نے تو ابھی اس کے ساتھ جینا ہے بھائ آپ اسے کہے نورے کو نہ چھوڑے میں مر جاؤ گا بھائ میں کسے رہو گا۔۔۔

ارایز کے گالوں سے بھی آنسو بہ نکلے۔۔۔

اسے اللہ سے مانگو نورے اللہ نے تمہے دی تھی اسی سے اسے مانگو جاؤ۔۔۔۔

اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔

وہ ہسپتال کی مسجد میں گیا، پہلی بار، مکمل بے بس ہو کر سجدے میں گرا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"یااللہ! تُو نے مجھ سے ماں باپ لے لیے، تُو نے مجھے سب کچھ دیا مگر محبت کا احساس چھین لیا تھا...اور اب، تُو مجھے پھر اکیلا چھوڑنے والا ہے؟

یااللہ، میں نے اپنے ہر گناہ کا بدلہ لیا، مگر میں تجھ سے ایک چیز مانگنے آیا ہوں... میری محک کو بچالے"!

نوریز ہچکیوں سے رو رہا تھا، اس کے آنسو فرش پر گر رہے تھے، اور وہ سجدے سے اٹھنے کو تیار نہیں تھا جب تک اس کی دعا قبول نہ ہو۔

Zubi Novels Zone

سب اس عاشق کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

یا اللہ مجھے میرے جینے کی وجہ لوٹا دے میرے مالک۔۔۔۔۔

اور پھر،ایک لمحہ آیا، جس نے سب کچھ بدل دیا—

نوریز ابھی وہا آیا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ڈاکٹر وارڈ سے نکلا، حیرت اس کے چہرے پر واضح تھی۔

"یہ ایک معجزہ ہے...ان کی سانسیں بحال ہو رہی ہیں، وہ خطرے سے باہر ہے

یہ بہت بڑا میریکال ہے"!

ہم ان کو دوسرے روم میں شفٹ کر رہے ہے جلد ہی انہیں ہوش آجاے گا

نوریز نے جب محک کو آنکھیں کھولتے دیکھا، تو اس کی آنکھوں میں آنسو تھے، مگر ہونٹوں پر مسکراہٹ بھی تھی۔

"آپ نے مجھے بلایا تھا، نوریز؟" محک کی کمزور آواز گونجی۔

نوریز نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھاما۔ "میں نے تمہیں اللہ سے مانگا تھا، اور وہ کبھی کسی سچے عاشق کو مایوس نہیں کرتا"!

اریز بھی وہاں موجود تھا، آنکھوں میں خوشی اور سکون تھا۔

نوریزاور محک کی محبت نے ہر آزمائش کو جیت لیا تھا۔

محاک اور نوریز کی کہانی صرف محبت کی کہانی نہیں، بلکہ صبر، قربانی اور یقین کی کہانی بھی ہے۔اور سب سے بڑی بات——وہ لوگ جو ذہنی معذور افراد کو کم تر سمجھتے ہیں، انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ صرف محبت، صبر، اور حوصلہ ہی کسی کو بدل سکتا ہے۔

"دماغی معذوری سزا نہیں، ایک آزمائش ہے۔اور اگر آزمائشوں کو محبت، حوصلے اور صبر سے جیتا جائے تو وہ سب سے بڑی کامیابی بن جاتی ہیں۔"

یہی محبت کا سب سے بڑا امتحان اور سب سے بڑی جیت ہے !

جہاں تک چچی کی بات تو وہ اسی دن گھر واپسی پر ٹرک کے نیچے آ کر مر گی تھی کہتے ہے نہ کیسی کا بورا چاہو گے تو خود کو بھی بچا نہیں پاؤ گیے۔۔۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

نوریز کی زندگی آہستہ آہستہ اپنی نارمل روٹین پر واپس آرہی تھی۔

آریز کے ساتھ آفس جانا، مصروف شیڈول، سب کچھ پہلے جیسا ہونے لگا تھا۔ مگر اُس کے دل کا ایک حصہ ہمیشہ مہک کی طرف لگا رہتا، اُس کا خیال آتے ہی نوریز کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھر جاتی۔

Zubi Novels Zone

آج بھی نوریز آفس میں مصروف تھا جب اچانک اُسے گھر سے فون آیا۔ دوسری طرف ملازمہ گھبرائی ہوئی تھی۔

"سر! بی بی مہک اچانک بے ہوش ہو گئی ہیں"!

نوریز کا دل زور سے دھڑکا، ایک پل بھی ضائع کیے بغیر وہ فوراً آفس سے نکلا اور تیزی سے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے بھر اُس کے دماغ میں مہک کی حالت کے متعلق بے شمار خدشات آتے رہے۔

گھر پہنچتے ہی اُس نے مہک کو بیڈ پر بے ہوش پایا جبکہ ڈاکٹر اُس کا معائنہ کر رہا تھا۔ نوریز کی پیشانی پر فکر کی لکیریں واضح تھیں۔

"ڈاکٹر! مہک ٹھیک تو ہے نا؟" اُس نے بے چینی سے پوچھا۔

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے نوریز کی طرف دیکھا، "مبارک ہو نوریز صاحب! آپ بابا بننے والے ہیں۔ مہک پریگنٹ ہے"!

نوریز چند لمحے کے لیے ساکت رہ گیا۔ جیسے ہی اُس کے دماغ نے الفاظ کو پروسس کیا، ایک دم خوشی کی لہر اُس کے وجود میں دوڑ گئی۔ اُس نے بے اختیار ڈاکٹر سے تصدیق چاہی۔

"آپ... آپ سچ کہہ رہے ہیں؟"

ڈاکٹر نے ہلکا سا سر ہلایا، "جی بالکل! یہ بے ہوشی کمزوری کی وجہ سے تھی۔ آپ کو اُن کا بہت خیال رکھنا ہو گا۔"

نوریز کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔وہ فوراً مہک کے پاس بیٹھااور اُس کے نازک ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام لیا۔

"لٹل ماوس، جاگ جاؤ... سنو، ہمیں اللہ نے سب سے حسین تحفہ دے دیا ہے..." وہ دھیرے سے بولا۔

مہک کی پلکیں جنبش کرنے لگیں،اور چند لمحوں بعد اُس نے آنکھیں کھولیں۔ اُس کے چہرے پر کمزوری کے آثار تھے، مگر نوریز کی آنکھوں میں عجیب سی چمک دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔

"نوریز... کیا ہوا؟" اُس نے مدھم آواز میں پوچھا۔

نوریز نے اُس کی پیشانی چومتے ہوئے محبت سے سرگوشی کی، "ہماری محبت کی نشانی، لٹل ماوس... ہم ماں باپ بننے والے ہیں"!

ZNZ Zubi Novels Zone

مہک کی آنکھوں میں حیرت کے آنسو آ گئے۔ اُس نے نوریز کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا، اور دونوں کی آنکھوں میں خوشیوں کی چمک تھی۔

نوریز نے شرارت سے مسکرا کر کہا، "اب سے تمہیں کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہونے دوں گا، میرا شہزادہ یا شہزادی آرام سے دنیا میں آئے گا"!

مہک ہنس پڑی، "اور اگر آپ نے زیادہ نخرے دکھائے تو میں تمہیں نخرے دکھاؤں گی"!

نوریز نے ہنستے ہوئے اُسے گلے لگالیا، "تم جو بھی کہو، مگر اس خوشی کے لیے میں تمہارا ساری زندگی احسان مند رہوں گا"!

کمرے میں خوشیوں کی روشنی پھیل چکی تھی۔زندگی کی سب سے حسین خوشخبری نے دونوں کے درمیان محبت کو اور گہرا کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیارے قارئین!

یہ کہانی محض ایک کہانی نہیں بلکہ جذبات، احساسات اور محبت کے خوبصورت لمحات کی تصویر ہے۔

نوریز اور مہک کا سفر، جو مشکلات، محبت، اور خوشیوں سے بھرا ہوا تھا، آج ایک نئے موڑ پر پہنچا——جہاں اُن کی محبت کو سب سے حسین تحفہ ملا۔ امید ہے کہ یہ کہانی آپ کے دلوں کو بھی ویسے ہی چھو گئی ہو گی جیسے لکھتے وقت میرے دل کو چھو رہی تھی۔

Zubi Novels Zone

THE END

آپ کی محبتوں کی منتظر

ماں فاطمہ

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM ZNZ.LIFE

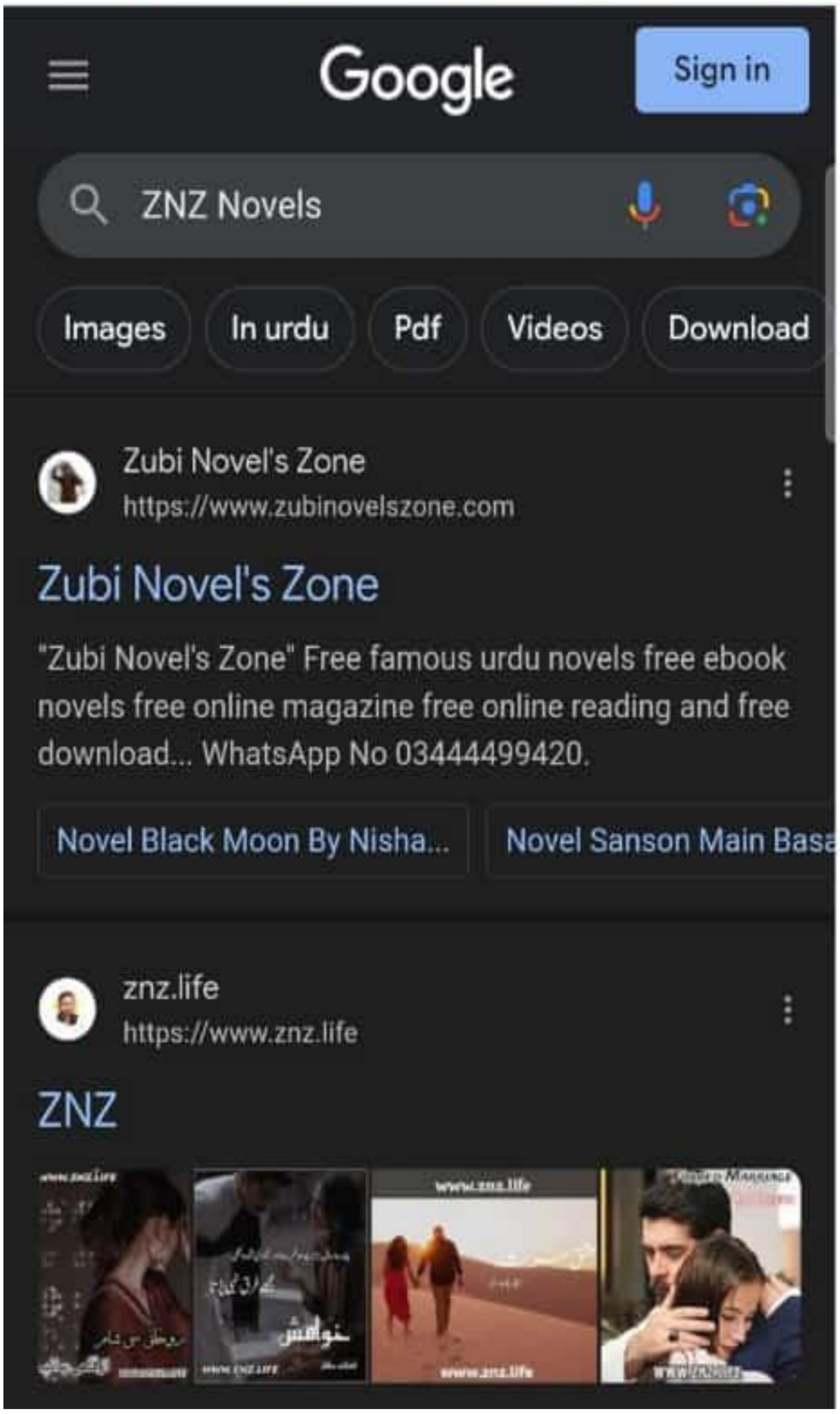

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
باآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WHATSAPP CHANNEL LINK

Channel Join Now